FBISE

MATHEMATICS

MODEL PAPERS & GUESS PAPERS

Faderal Board Islamabad

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

9TH CLASS

0333-8033313
راؤ ایاز

0343-7008883
پاکستان زندہ باد

0306-7163117
محمد سلمان سلیم

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1
BASED ON CHAPTER # 1 (Reduced Syllabus)
پاکستان کی نظریاتی اساس

باب اوّل: پاکستان کی نظریاتی اساس

موضوعات: نظریۂ پاکستان کی اساس، دو قومی نظریہ: آغاز، ارتقا اور وضاحت، نظریۂ پاکستان اور قائداعظمؒ

تفصیلی سوالات: 5،6،8

نوٹ: مشق میں دیے گئے تمام اسباق کے تمام MCQ's سلیبس میں شامل ہیں۔

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچہ پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

i۔ اُردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا۔

(الف) 1861ء (ب) 1863ء (ج) 1865ء (د) 1867ء

ii۔ اسلام کا پہلا رُکن ہے:

(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

iii۔ جنگِ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1855ء (ب) 1857ء (ج) 1859ء (د) 1861ء

iv۔ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک کون ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ (ج) صدرِ مملکت (د) عوام

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کرکے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخِ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　　　　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

vi۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:

(الف) سرسید احمد خان　(ب) چودھری رحمت علی　(ج) سر آغا خان　(د) علامہ محمد اقبالؒ

vii۔ قیام پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے؟

(الف) اٹھارہویں　(ب) انیسویں　(ج) بیسویں　(د) اکیسویں

viii۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح ہوا:

(الف) یکم جولائی 1948ء　(ب) 5 مئی 1948ء　(ج) 14 اگست 1949ء　(د) یکم اکتوبر 1949ء

ix۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے:

(الف) اشتراکی نظام　(ب) لائحہ عمل

(ج) ترقی پسندیت　(د) اسلامی نظریۂ حیات

x۔ لفظ پاکستان کے خالق ہیں:

(الف) علامہ محمد اقبالؒ　(ب) سر آغا خان　(ج) چودھری رحمت علی　(د) سرسید احمد خان

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے　کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ "توحید" سے کیا مراد ہے؟

ii۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ترجمہ لکھیے۔

iii۔ عقیدۂ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

iv۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

v۔ اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

vi۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

vii۔ برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

x۔ زکوٰۃ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

xi۔ سر سید احمد خاں نے دو قومی نظریے کے بارے میں کیا کہا؟

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

سوال نمبر 4۔ قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

سوال نمبر 5۔ دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1 (Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کل نمبر 10) حل حصہ معروضی

i۔ د	ii۔ الف	iii۔ ب	iv۔ الف	v۔ الف
vi۔ د	vii۔ ج	viii۔ الف	ix۔ د	x۔ ج

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ "توحید" سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

ii۔ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

iii۔ عقیدۂ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس

iv۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا: "مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

v۔ اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

vi۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا:

"قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی روح سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔"

vii۔ برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ:

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنی مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند نے اپنی آزادی کی لڑائی لڑی اور اس نظریے کو ایک تاریخی حقیقت ماننے کے بعد ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں، پاکستان اور بھارت کے نام سے وجود میں آئیں۔ یہی تصور نظریۂ پاکستان کی اساس ہے۔

viii۔ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔ قائداعظمؒ نے بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اسلام کسی صورت میں یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنے والی اقلیتوں کے جان، مال، عزت اور مذہبی روایات کا تحفظ نہ کیا جائے۔

ix۔ چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟

جواب: چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام

[illegible] کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

x- زکوٰۃ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ:

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

xi- سرسید احمد خاں نے دو قومی نظریے کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: دو قومی نظریہ سرسید احمد خان کی نظر میں:

برِصغیر میں سرسید احمد خان نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اُردو ہندی تنازعے کی بنا پر دو قومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سرسید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔

ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ اُن کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسوم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریکِ آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دو قومی نظریے کی بنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر3۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس:

برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ ریاست اسلام کے لیے حاصل کی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ کے حتمی اور قطعی اقتدارِ اعلیٰ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ اس ذاتِ عظیم کی برتر اور مطلق قوت کو نافذ کیا جائے اور ایک ایسا نظام رائج ہو جس میں قرآنِ پاک اور احادیث رسول ﷺ پر مبنی اصولوں کو اپنایا گیا ہو۔

اسلام محض عبادات اور رسومات کے مجموعہ کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں معاشرت، معیشت، اخلاقیات اور سیاسیات کے تمام مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسلامی نظام، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور ہر دور کے لیے مکمل طور پر قابلِ عمل ہے۔

نظریۂ پاکستان اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی ہے۔ عقائد و عبادات، عدل و انصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق و فرائض جیسی اسلامی اقدار نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں۔ ان اسلامی اقدار کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔

i- عقائد و عبادات:

توحید و رسالت:

توحید و رسالت اسلام کا پہلا رُکن ہے۔ عقیدۂ توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقائد سے خودبخود واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

نماز: اسلام کا دوسرا رُکن نماز ہے جس کو مقررہ وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامتِ صلوٰۃ، اقامتِ دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

روزہ: اسلام کا تیسرا رُکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔

زکوٰۃ: اسلام کا چوتھا رُکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

حج: حج اسلام کا پانچواں رُکن ہے جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

ii۔ **عدل و انصاف اور مساوات:**

ایک منصفانہ معاشرے کا قیام عمل میں لاتے ہوئے مسلمانانِ برصغیر عدل اور سماجی مساوات پر زور دیا۔ معاشرے میں ذات پات، رنگ و نسل اور زبان و ثقافت کی تمیز روا رکھے بغیر تمام انسانوں کو برابر درجہ دیے جانے کا عزم کیا گیا۔ ریاست میں سب افراد کے لیے مساوی قانون اور یکساں عدالتی نظام قائم کیا گیا۔ آزاد عدلیہ اور قانون کی حکمرانی عوام میں مساوات اور انصاف کے قیام کی بنیادی شرائط ہیں۔ اسلامی ریاست نے انصاف کی سربلندی پر زور دیا۔

حضرت محمد ﷺ نے اس حقیقت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا ہے:

"اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔"

iii۔ **جمہوریت کا فروغ:**

اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب

جاتا ہے۔ قائداعظمؒ نے 14 فروری 1948ء کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیام پاکستان کی غرض و غائیت یوں بیان کی: "آؤ ہم اپنے جمہوری نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔ اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم صلاح مشورے سے طے کریں۔"

iv۔ اخوت و بھائی چارہ:

اسلامی معاشرے میں اخوت و بھائی چارہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت بنی تو اس میں اخوت و بھائی چارے کی مثال دیکھنے کے قابل تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے کا متقاضی ہے جو کہ مدینہ منورہ میں نظر آئی تھی۔ اسلام سے پہلے اس اصول کا فقدان تھا اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضور اکرم ﷺ نے حقوق العباد پر زور دیتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں سے مشفقانہ رویہ کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک ضابطہ حیات دیا تاکہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں اور معاشرے میں اخوت و بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔ آپ ﷺ نے زکوۃ اور خیرات کے نظام کو واضح کیا اور سود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں۔

اخوت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات استوار ہونے چاہئیں تاکہ کسی کے حقوق سلب نہ ہو سکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

v۔ شہریوں کے حقوق و فرائض:

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی تو دوسری طرف ان کے فرائض پر بھی بھرپور زور دیا گیا۔ ایک اسلامی معاشرے میں حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا ذکر بھی خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ فرائض ادا کر کے ہی ایک فرد حقوق حاصل کرنے کے قابل بنتا ہے۔ فرائض کا تعلق انسان کے ذاتی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست کو حقوق و فرائض کا باہمی توازن ایک کامیاب ریاست بنا دیتا ہے۔

پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیام پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔ قائداعظمؒ نے بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اسلام کسی صورت میں یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنے والی اقلیتوں کے جان، مال، عزت اور مذہبی روایات کا تحفظ نہ کیا جائے۔

سوال نمبر4۔ قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

جواب: نظریہ پاکستان اور قائداعظمؒ:

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نظریہ پاکستان کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے وہ مسلم اکثریتی علاقے مثلاً پنجاب، بنگال، آسام، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر پاکستان بنا دیا جائے جس میں یہاں کے لوگ اپنے مذہب اسلام، تہذیب، روایات، اخلاقیات اور معاشیات کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی استوار کر سکیں۔ جہاں مسلمان آزاد ہوں وہاں وہ اپنی اقدار کے مطابق ملک اور حکومت کے نظام کو چلائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہئیں۔

i۔ قائداعظمؒ اسلامی نظام کو پوری طرح قابلِ عمل سمجھتے تھے اور قرآن پاک کو بنیاد مان کر ملکی نظام کو استوار کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں فرمایا:

"وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔"

ii۔ مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

"ہمارا رہنما اسلام ہے اور یہی زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔"

iii۔ آپؒ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح کیا:

"پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیم ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال، یہ سب اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔"

iv۔ 11 اکتوبر 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

"دس سال سے ہم جس مملکت کی تخلیق کے لیے کوشاں تھے، خدائے بزرگ و برتر کی مہربانی سے اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اب پاکستان کا مقصد ہمارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہم نے ایک ایسی ریاست بنائی ہے جس میں ہم آزاد افراد کی طرح رہ سکیں، اپنی تہذیب و ثقافت کو ترقی دے پائیں اور اسلام کے اجتماعی نظامِ عدل کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔"

v۔ نظریۂ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے ایک بار یوں فرمایا:

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو اپنا سکیں۔"

vi۔ 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

"ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔" اس کے علاوہ آپؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

vii۔ یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔"

سوال نمبر5۔ دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

جواب: دو قومی نظریہ: آغاز، ارتقا اور وضاحت:

برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کر لیتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے سابقہ رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا۔ اس بنیاد پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانانِ برصغیر کا

برصغیر کے تاریخی تناظر میں دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنی مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند اپنی آزادی کی لڑائی لڑی اور اس نظریے کو ایک تاریخی حقیقت ماننے کے بعد ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں، پاکستان اور ہندوستان کے نام سے وجود میں آئیں۔ یہی تصور نظریۂ پاکستان کی اساس ہے۔ دو قومی نظریے کے ارتقا کے سلسلے میں مختلف ادوار کی شخصیات اور ان کے افکار کا مختلف جائزہ درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

دو قومی نظریہ سرسید احمد خان کی نظر میں:

برصغیر میں سرسید احمد خان نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اردو ہندی تنازعے کی بنا پر دو قومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سرسید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔

ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ اُن کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسوم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریکِ آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دو قومی نظریے کی بنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔

دو قومی نظریہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کی نظر میں:

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا) سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔

دو قومی نظریہ چودھری رحمت علی کی نظر میں:

چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

چودھری رحمت علی کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک تاریخ اور تہذیب ہے۔ انھی کی بنیاد پر ان کی قومیت ہندوستانی ہونے کی بجائے پاکستانی ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمان ایک ایسی قوم ہے ہندوستان میں دوسرے بسنے والوں سے مختلف ہے۔

دو قومی نظریہ قائداعظم محمد علی جناح کی نظر میں:

قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں فرمایا: "قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی روح سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔" قراردادِ لاہور 23 مارچ 1940ء کو منظور ہوئی جس میں آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا: "ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے

موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہو گا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہو گا۔"

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ پاکستان کب وجود میں آیا؟

(الف) 14اگست1947ء ✓ (ب) 15اگست1945ء

(ج) 14اگست1940ء (د) 15اگست1947ء

2۔ لفظ "نظریہ" کو انگریزی زبان میں کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) تھیسس (Thesis) (ب) آئیڈیالوجی (Ideology) ✓

(ج) آئیڈیاز(Ideas) (د) تھیم(Theme)

3۔ "عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہوتی ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے۔" یہ الفاظ کس کے ہیں؟

(الف) ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ (ب) لارڈ ویول

(ج) ڈاکٹر جارج براس ✓ (د) سرسید احمد خان

4۔ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

(الف) حج (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ (د) نماز ✓

5۔ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔

(الف) نماز (ب) روزہ (ج) زکوٰۃ ✓ (د) حج

6۔ اسلام کا پانچواں رکن ہے۔

(الف) توحید و رسالت (ب) حج ✓ (ج) زکوٰۃ (د) نماز

7۔ برصغیر میں سب سے پہلے اردو ہندی تنازعے کی بنا پر دو قومی نظریے کی اصطلاح سب سے پہلے کس نے استعمال کی؟

(الف) علامہ محمد اقبالؒ (ب) سر آغا خان

8۔ چودھری رحمت علی نے انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے کب شائع کیا؟

(الف) جولائی 1935ء (ب) مئی 1931ء
(ج) جنوری 1933ء ✓ (د) اکتوبر 1937

9۔ قراردادِ لاہور کب منظور ہوئی؟

(الف) 14اگست1940ء (ب) 23 مارچ 1940ء ✓
(ج) 23 مارچ 1945ء (د) 14اگست1947ء

10۔ سٹیٹ بینک کا افتتاح کس نے کیا؟

(الف) علامہ محمد اقبالؒ (ب) قائداعظم محمد علی جناحؒ ✓
(ج) چودھری رحمت علی (د) سرسید احمد خان

11۔ ڈھاکہ کے عوام سے قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کب خطاب فرمایا؟

(الف) 21 مارچ 1948ء ✓ (ب) 11اکتوبر1947ء
(ج) 14اگست1947ء (د) یکم جولائی 1948ء

12۔ صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے:

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ (د) حج ✓

13۔ عقیدۂ رسالت کا مطلب ہے:

(الف) رسولوں پر ایمان لانا ✓ (ب) اللہ پر ایمان لانا
(ج) فرشتوں پر ایمان لانا (د) کتابوں پر ایمان لانا

14۔ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

(الف) صرف مسلمانوں کا خیال رکھا جائے گا (ب) اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا ✓
(ج) اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال نہیں رکھا جائے گا (د) (ب) اور (ج) جواب درست ہیں۔

15۔ عقائد میں توحید، رسالت ﷺ، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر ایمان لانا شامل ہے۔ ان کے مجموعے کو کہتے ہیں؟

(الف) ایمان ✓ (ب) نماز (ج) حج (د) عبادات

16۔ اقامتِ دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے؟

(الف) زکوٰۃ (ب) اقامتِ صلوٰۃ ✓ (ج) حج (د) روزہ

17۔ 14 فروری 1948ء کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیام پاکستان کی غرض و غائیت کس نے بیان کی؟

(الف) قائداعظم ✓ (ب) علامہ محمد اقبالؒ

(ج) چودھری رحمت علی (د) سرسید احمد خان

18۔ اپنی قابلیت اور استحقاق کے باوجود کم تر اہلیت کے حامل ہندوؤں کے مقابلے میں ملازمت سے محروم رکھے جاتے تھے۔

(الف) انگریز (ب) مسلمان اور ہندو (ج) انگریز اور مسلمان (د) مسلمان ✓

19۔ مقامی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔

(الف) انگریزوں نے (ب) ہندوؤں نے ✓

(ج) انگریزوں اور مسلمانوں نے (د) مسلمانوں نے

20۔ برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں عمدہ اور سستا مال تیار ہونے لگا جو درآمد کیا جاتا تھا:

(الف) ہندوستان میں ✓ (ب) جاپان میں (ج) چین میں (د) فرانس میں

21۔ یورپ ــــــــ نظریہ کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں:

(الف) نظریہ عیسائیت ✓ (ب) نظریہ بدھ مت

(ج) نظریہ ہندوازم (د) نظریۂ اسلام

22۔ سٹیٹ بینک کا افتتاح کب ہوا؟

(الف) یکم جنوری 1948ء (ب) یکم جولائی 1948ء ✓

(ج) یکم مئی 1948ء (د) یکم دسمبر 1948ء

23۔ علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الہ آباد کب دیا؟

(الف) 1929ء (ب) 1930ء ✓ (ج) 1933ء (د) 1940ء

24۔ اسلام کا تیسرا رکن ہے:

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ ✓ (د) حج

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2
BASED ON CHAPTER # 2 (Reduced Syllabus)
پاکستان کا قیام

باب دوم: پاکستان کا قیام

موضوعات: قرارداد پاکستان 1940ء، قرارداد پاکستان کا پس منظر، قائد اعظم کا خطبہ صدارت، قرارداد کا متن، قرارداد پر رد عمل، جناح گاندھی مذاکرات 1944ء، کابینہ مشن پلان 1946ء، مختلف سیاسی راہنماؤں سے مذاکرات، کابینہ مشن کی تجاویز، کابینہ مشن پر سیاسی جماعتوں کا رد عمل، عبوری حکومت 47-1946ء، 3 جون 1947ء کا منصوبہ، قیام پاکستان میں قائد اعظم کا کردار، قائد اعظم کی خدمات۔

تفصیلی سوالات: 5، 6، 8، 10

نوٹ: مشق میں دیے گئے تمام اسباق کے تمام MCQ's سلیبس میں شامل ہیں۔

حصہ اوّل

وقت : 15 منٹ | کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچہ پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر ا: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

i۔ قراردادِ لاہور کس شخصیت نے پیش کی؟

(الف) اے۔ کے فضل الحق (ب) علامہ محمد اقبال (ج) مولانا محمد علی جوہر (د) سر آغا خان

ii۔ سندھ مسلم لیگ نے کب اپنے سالانہ اجلاس میں تقسیم کے حق میں قرارداد منظور کی؟

(الف) 1908ء (ب) 1918ء (ج) 1928ء (د) 1938ء

iii۔ 1942ء میں حکومت برطانیہ کا کس کی قیادت میں ایک مشن برصغیر آیا؟

iv- قائداعظمؒ نے اپنے مشہور چودہ نکات کب پیش کیے ؟

(الف) 1909ء (ب) 1919ء (ج) 1929ء (د) 1939ء

v- 19 اپریل 1946ء کو دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے ارکان اسمبلی کا ایک کنونشن کس کی صدارت میں منعقد ہوا؟

(الف) لیاقت علی خاں (ب) سردار عبدالرب نشتر (ج) علامہ اقبالؒ (د) قائداعظمؒ

vi- مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان میثاق لکھنو کب ہوا؟

(الف) 1916ء ✓ (ب) 1926ء (ج) 1936ء (د) 1946ء

vii- 1946ء کی عبوری حکومت میں کتنے مسلم لیگی وزرا شامل تھے؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

viii- قانونِ آزادیِ ہند کب منظور ہوا؟

(الف) 14 اگست، 1947ء (ب) 18 جولائی، 1947ء ✓
(ج) 24 اکتوبر، 1948ء (د) 3 جون، 1948ء

ix- قرارداد لاہور آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں کب منظور کی گئی؟

(الف) 1930ء (ب) 1940ء (ج) 1946 (د) 1949ء

x- تجاویزِ دہلی کا سن ہے:

(الف) 1926ء (ب) 1927ء (ج) 1928ء (د) 1929ء

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i- قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ اس خطبے کے کوئی سے دو نکات بیان کیجیے۔

ii- جناح- گاندھی مذاکرات 1944ء میں قائداعظمؒ کا جواب تحریر کیجیے۔

iv۔ قراردادِ پاکستان کا متن بیان کیجیے۔

v۔ عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزرا کے نام لکھیے۔

vi۔ کابینہ مشن پلان 1946ء کے ممبران کے نام تحریر کیجیے۔

vii۔ رولٹ ایکٹ 1919ء پر قائداعظمؒ کا موقف بیان کیجیے۔

viii۔ بھارت نے کشمیر پر قبضہ کیسے کیا؟

ix۔ 3 جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت کل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کیجیے۔

x۔ قائداعظمؒ نے "سفیرِ امن" کا خطاب کیسے پایا؟

xi۔ گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا تھا؟

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے اہم نکات بیان کیجیے۔

سوال نمبر 4۔ قراردادِ پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کیجیے؟

سوال نمبر 5۔ قیامِ پاکستان میں قائداعظمؒ کا کردار بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2 (Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کل نمبر 10) حل حصہ معروضی

v۔ د	iv۔ ج	iii۔ ج	ii۔ د	i۔ الف
x۔ ب	ix۔ ب	viii۔ ب	vii۔ د	vi۔ الف

حصہ دوم (کل نمبر 24)

i۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ اس خطبے کے کوئی سے دو نکات بیان کیجیے۔

جواب: قائداعظمؒ نے 1940ء میں مسلم لیگ کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ ان کے خطبے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

1۔ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ رسم ورواج، روایات، تہذیب وثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جداگانہ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہوتا ہے تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

2۔ مسلمان علیحدہ مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں تو یہ غیر تاریخی نہیں سمجھا جاسکتا۔ برطانیہ سے آئرلینڈ جدا ہوا، سپین اور پرتگال علیحدہ علیحدہ مملکتیں بنیں اور چیکوسلواکیہ کا وجود بھی تقسیم کا نتیجہ بنا۔ برصغیر کا سیاسی مسئلہ قومی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اسی تناظر میں اسے حل کرنا ضروری ہے۔

3۔ برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے۔ یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں اور ان کے مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

ii۔ جناحؒ۔ گاندھی مذاکرات 1944ء میں قائداعظمؒ کا جواب تحریر کیجیے۔

جواب: قائداعظمؒ نے گاندھی کے اس انداز کو ایک دھوکا اور مکاری قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی سے قبل پاکستان کا مسئلہ انگریزوں کو حل کرنا چاہیے کیونکہ کانگرس اور گاندھی پر کسی صورت بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

iii۔ کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئی؟

جواب: 1945ء میں برطانیہ میں لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی۔ برطانوی وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا۔ اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے، پہلا ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے اور دوسرا مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کو کم کر کے متحدہ ہندوستان ہی میں رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن عام انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس مشن میں تین وزرا شامل تھے۔

1۔ سر سٹیفورڈ کرپس　　2۔ اے۔وی۔ الیگزینڈر

3۔ سر پیتھک لارنس چونکہ تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا لہٰذا اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔

iv۔ قراردادِ پاکستان کا متن بیان کیجیے۔

جواب: قراردادِ پاکستان:

آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس 23 مارچ، 1940ء کو لاہور کے تاریخی پارک "اقبال پارک" میں منعقد ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اس اجلاس کی صدارت کی۔ بیگم محمد علی جوہر، آئی آئی چندریگر، مولانا ظفر علی خان، چودھری خلیق الزماں، قاضی محمد عیسیٰ، سر عبداللہ ہارون، سردار عبدالرب نشتر اور مولانا عبدالحامد بدایونی جیسی عظیم شخصیات بھی اس اجلاس میں موجود تھیں۔ پورے برصغیر سے بہت بڑی تعداد میں مسلمانوں نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں قرارداد لاہور کے نام سے ایک قرارداد شیر بنگال اے۔ کے۔ فضل الحق نے پیش کی اور زبردست نعروں کے ساتھ حاضرین نے قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس طرح اس تاریخی دن کو مسلمانوں نے اپنی منزل کا تعین کر لیا۔

v۔ عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی وزرا کے نام لکھیے۔

جواب: پانچ مسلم لیگی وزرا درج ذیل تھے۔

1۔ لیاقت علی خاں 2۔ عبدالرب نشتر 3۔ آئی آئی چندریگر

4۔ راجہ غضنفر علی خاں 5۔ جوگندر ناتھ منڈل

vi۔ کابینہ مشن پلان 1946ء کے ممبران کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: اس مشن میں تین وزرا شامل تھے۔

1۔ سر سٹیفورڈ کرپس 2۔ اے۔وی۔ الیگزینڈر

3۔ سر پیتھک لارنس چونکہ تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا لہٰذا اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔

vii۔ رولٹ ایکٹ 1919ء پر قائداعظمؒ کا مؤقف بیان کیجیے۔

جواب: رولٹ ایکٹ 1919ء:

1919ء میں سر سڈنی رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کروایا جسے رولٹ ایکٹ کا نام دیا گیا۔ یہ ایک کالا قانون تھا اس میں انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ قائداعظمؒ نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومتِ برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہو سکتی۔

viii۔ بھارت نے کشمیر پر قبضہ کیسے کیا؟

جواب: انڈیا نے بعد ازاں فوج کشی کر کے ان ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ ریاست جموں کشمیر کے علاوہ باقی ریاستوں میں مسلمان اقلیت میں تھے اس لیے پاکستان نے صرف مسلم اکثریتی ریاست جموں کشمیر کے حوالے سے عوامی حقوق کا سوال اٹھایا۔ پاکستان کا مؤقف رہا ہے کہ ہر ریاست کے عوام کے حق خود ارادیت کا احترام ہونا چاہیے اور ان کی مرضی سے ریاست کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کیا جانا چاہیے۔

ix۔ 3 جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت کُل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کیجیے۔

جواب: کُل جماعتی کانفرنس کا انعقاد:

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لندن سے واپسی پر ایک کُل جماعتی کانفرنس بلائی جس میں قائداعظمؒ، لیاقت علی خاں، سردار عبدالرب نشتر، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، آچاریہ کرپلانی اور بلدیو سنگھ نے شرکت کی۔

وائسرائے ہند نے کانفرنس میں تقسیم کے منصوبے کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ بعد ازاں ہر جماعت کے راہنماؤں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ 3 جون، 1947ء کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا اور تمام راہنماؤں نے منصوبے کی منظوری دے دی۔

اگرچہ مسلمانوں سے بدعہدی کی گئی تھی اور کانگرسی لیڈروں کی خوشنودی کے لیے منصوبے میں ناانصافیوں سے کام لیا گیا تھا لیکن قائداعظمؒ نے اس کے باوجود بادل ناخواستہ منصوبے کو قبول کر لیا۔ دونوں بڑی جماعتوں کے نمائندوں نے ریڈیو پر تقاریر کیں۔ قائداعظمؒ نے اپنی تقریر پاکستان زندہ باد کے نعرے پر ختم کی۔

x۔ قائداعظمؒ نے "سفیرِ امن" کا خطاب کیسے پایا؟

جواب: 1916ء میں قائداعظمؒ نے میثاق لکھنؤ کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں متحد کر دیا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور "سفیرِ امن" کا خطاب پایا۔

xi۔ گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا تھا؟

جواب: گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط لکھا۔ " آج میرا دل کہہ رہا ہے آپ کو خط لکھوں۔ آپ جب چاہیں۔ میری اور آپ کی ملاقات ہو سکتی ہے مجھے اسلام یا مسلمانوں کا دشمن نہ سمجھئے۔ میں نہ صرف آپ کا بلکہ پوری دنیا کا دوست اور خادم ہوں۔ مجھے مایوس نہ کیجئے گا۔

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر3۔ 3 جون 1947ء کے منصوبہ اہم نکات بیان کیجیے۔

جواب: 3 جون 1947ء کے منصوبے کے اہم نکات:

حکومت نے تقسیم برصغیر کا فیصلہ کر لیا۔ دو مملکتوں کے قیام کا اصولی موقف تسلیم کر کے حکومت نے تفاصیل طے کیں اور مختلف صوبوں اور ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا۔

i۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال:

صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال کی صوبائی اسمبلیوں کی مسلم اکثریت کے اور غیر مسلم اکثریت کے اضلاع کے نمائندے الگ الگ کثرت رائے سے اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ وہ اپنے صوبوں کی تقسیم چاہتے ہیں یا نہیں۔ اگر دونوں میں سے ایک گروپ نے بھی تقسیم کے حق میں فیصلہ دے دیا تو ایک حد بندی کمیشن مقرر کیا جائے گا جو سرحدوں کا تعین کرے گا۔

ii۔ شمالی مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا):

شمالی مغربی سرحدی صوبہ کے عوام استصواب رائے سے براہ راست فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ قبائلی علاقوں کے ساتھ سیاسی مسائل استصواب رائے کے بعد بننے والی حکومت خود طے کرے گی۔ استصواب رائے گورنر جنرل خود کروائے گا اور اس کے لیے اسے صوبائی حکومت کا تعاون حاصل ہوگا۔

iii۔ صوبہ سندھ:

صوبہ سندھ کی اسمبلی کے ارکان اپنے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے اور طے کیا جائے گا کہ وہ دونوں میں سے کس ملک سے الحاق چاہتے ہیں۔ ووٹنگ میں سندھ اسمبلی کے یورپی ارکان کو رائے کے اظہار کا حق حاصل نہیں ہوگا۔

iv۔ بلوچستان:

بلوچستان کو ابھی تک صوبہ کا درجہ نہیں ملا تھا اس لئے منصوبے کے مطابق کوئٹہ میونسپلٹی اور علاقے کے شاہی جرگے کے ارکان کی رائے طلب کی جائے گی۔ سرکاری ارکان کو رائے دہی میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

v۔ ضلع سلہٹ:

آسام کا ضلع سلہٹ مسلم آبادی کا ضلع تھا۔ منصوبے کے مطابق سلہٹ میں استصوابِ رائے کرائے جانے کا فیصلہ ہوا اور استصوابِ رائے صوبہ بنگال کی دو حصوں میں تقسیم کے بعد ہوگا۔ اگر عوام کی اکثریت نے مشرقی بنگال میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا تو پاکستان کا حصہ بن جائیں گے۔

vi۔ غیر مسلم اکثریتی صوبے:

سلہٹ کے علاوہ باقی پورا آسام بھارت کا حصہ بنے گا۔ اس طرح بہار، اڑیسہ، یو۔پی، سی۔پی، بمبئی (ممبئی) اور مدراس بھارت میں شامل کیے جائیں گے۔

vii۔ دیسی ریاستیں:

برصغیر میں 635 دیسی ریاستیں تھیں جن کے حکمران نواب اور راجہ تھے۔ ان میں اہم ریاستیں جموں وکشمیر، کپورتھلہ، بیکانیر، حیدرآباد دکن، سوات، دیر، پٹیالہ، بہاولپور اور جوناگڑھ تھیں۔ ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر لیں اور دونوں میں سے جس ملک سے چاہیں الحاق کر لیں۔

سوال نمبر 4۔ قراردادِ پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر ردعمل بیان کیجیے؟

جواب: قراردادِ پاکستان کا پس منظر:

i۔ مسلمان ہندومت کے غلبے سے محفوظ ہونا چاہتے تھے۔ ہندو جماعتیں رام راج کے قیام کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ اور ہندومت مسلسل اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح اپنے اندر جذب کرنے کے درپے تھے۔ اگر متحدہ برصغیر آزاد ہوتا تو جدید جمہوری نظام جو اکثریت کی حکومت کا نام ہے درحقیقت ہندو اقتدار کی ہی ایک دائمی شکل ہوتی۔ ہندوؤں کے غلبے سے چھٹکارا ضروری تھا اور یہ تقسیم برصغیر کی صورت میں ہی ممکن تھا۔

ii۔ انگریز حکومت کی موجودگی کے باوجود فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کا خون بُری طرح بہایا جاتا تھا۔

iii۔ مسلمانوں کو معاشرے میں کم تر درجہ دیا جاتا تھا۔ ذات پات، رنگ و نسل اور چھوت چھات کے ہندو معاشرے میں مسلمان باوقار زندگی بسر نہیں کر سکتے تھے۔ ہندو، مسلمانوں کو مساوی معاشرتی درجہ دینے کو کبھی تیار نہ تھے۔

iv۔ انیسویں صدی کے دوسرے نصف اور بیسویں صدی میں مسلمانوں کی زبان، ثقافت اور تہذیب کو ختم کرنے کی ہندوؤں کی کوشش جاری رہیں۔ صاف دکھائی دیتا تھا کہ اگر ہندوستان ایک ملک کے طور پر آزاد ہوتا تو مسلمانوں کی ثقافت، تہذیب اور زبان ہمیشہ خطرات کا شکار رہتی۔

v۔ مسلمان چاہتے تھے کہ اسلام کے نام پر ایک مملکت قائم ہو جہاں وہ اپنی انفرادی واجتماعی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق آزادی سے استوار کر سکیں۔

vi۔ مختلف اہلِ نظر افراد مختلف ادوار میں تقسیم کا اشارہ کرتے رہے لیکن علامہ اقبال نے 1930ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس الٰہ آباد کی صدارت کرتے ہوئے تقسیم کا واضح نقشہ مدلل اور بھرپور انداز میں پیش کیا۔ چودھری رحمت علی نے ایک پمفلٹ "اب یا کبھی نہیں" (Now or Never) تیار کر کے لندن میں ... گول میز کانفرنس کے شرکاء میں تقسیم کیا

viii۔ 1940ء میں قائداعظمؒ نے قراردادِ پاکستان منظور کروا کے اسے ملی مطالبے کی شکل دے دی۔

قائداعظمؒ کا خطبہ صدارت:

قائداعظمؒ نے 1940ء میں مسلم لیگ کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ ان کے خطبے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

i۔ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ ان کے رسم و رواج، روایات، تہذیب و ثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جداگانہ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہوتا ہے تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

ii۔ مسلمان علیحدہ مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں تو یہ غیر تاریخی نہیں سمجھا جا سکتا۔ برطانیہ سے آئرلینڈ جدا ہوا، سپین اور پرتگال علیحدہ علیحدہ مملکتیں بنیں اور چیکوسلواکیہ کا وجود بھی تقسیم کا نتیجہ بنا۔ برصغیر کا سیاسی مسئلہ قومی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اسی تناظر میں اسے حل کرنا ضروری ہے۔

iii۔ برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے۔ یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں اور ان کے مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

قرارداد:

قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس کی یہ مسلّمہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابلِ عمل اور مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگا، تاوقتیکہ وہ مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں پر واضح نہ کیا گیا ہو، یعنی جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (مناسب علاقائی ردوبدل کے ساتھ) کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے، ان کی تشکیل ایسی "آزاد ریاستوں" کی صورت میں کی جائے جن کی مشمولہ وحدتیں خود مختار اور مقتدر ہوں۔ نیز ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے اور ہندوستان کے دوسرے حصوں، جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں، ان کے حقوق و مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

قرارداد پر ردعمل:

i۔ ہندو قائدین نے قرارداد کے خلاف اظہار رائے کرنا شروع کر دیا۔ قرارداد کا مذاق اڑایا گیا۔ گاندھی اور ہندوؤں نے بالخصوص قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قطعاً مسترد کر دیا۔ مسلم لیگ قرارداد کو "قراردادِ لاہور" پکار رہی تھی۔ لیکن ہندو پریس نے طنزاً اسے "قراردادِ پاکستان" لکھنا شروع کر دیا۔ مسلمان قائدین نے نئی اصطلاح کو اپنا لیا اور آج اسے "قراردادِ پاکستان" ہی کہا جاتا ہے۔

ii۔ برطانوی پریس نے اس قرارداد کو جناح کا پاکستان قرار دیا۔ ہندو اخبار دی ہندوستان ٹائمز، ماڈرن ریویو، اور امرت بازار پتریکا نے تقسیم کے منصوبے کی مخالفت میں اداریے تحریر کیے۔ ہندوؤں کا خیال تھا کہ تقسیم کی تجویز مسترد ہو جائے گی لیکن مسلمانانِ برصغیر نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کر لیا تھا۔ صرف سات سالوں بعد ہی انھوں نے اپنی بے پناہ جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان بنا لیا۔

سوال نمبر 5۔ قیامِ پاکستان میں قائداعظمؒ کا کردار بیان کیجیے۔

جواب: **قیامِ پاکستان میں قائداعظمؒ کا کردار:**

قائداعظمؒ کی شخصیت نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی۔ انگریزوں اور ہندوؤں کو ہندوستان تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد پونجا جناح کاروبار کرتے تھے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ دس سال کی عمر میں آپ کو سندھ مدرسہ ہائی

واپسی پر 1896ء میں بمبئی (ممبئی) میں وکالت شروع کر دی اور سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ انجمن اسلام ممبئی اور کانگرس کے اجلاسوں میں شرکت کی۔ 1906ء کے کلکتہ کے کانگرسی اجلاس میں ممبئی کے مسلم نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کی۔ 1913ء میں سید وزیر حسن اور مولانا محمد علی جوہر کے کہنے پر مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کی، پھر مسلمانوں کی تاریخ کا رخ موڑنے میں لگ گئے۔ آپؒ کی مدبرانہ سیاست نے برطانوی استعمار کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔ ظہور پاکستان کے بعد پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ آپؒ 11 ستمبر، 1948ء کو کراچی میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

خدمات:

i- 1916ء میں قائداعظمؒ نے میثاق لکھنؤ کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں) کو آپس میں متحد کر دیا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور "سفیر امن" کا خطاب پایا۔

ii- آپؒ نے 1913ء میں ہندو رہنما گوکھلے کے ساتھ مل کر برطانیہ میں نئی دستوری اصلاحات کا مطالبہ کیا، پھر 1919ء کی مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے لیے قائداعظمؒ کی کوششیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

iii- 1919ء میں سر سڈنی رولٹ نے ایک ایکٹ پاس کرادیا جسے رولٹ ایکٹ کا نام دیا گیا۔ یہ ایک کالا قانون تھا اس میں انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ قائداعظمؒ نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور حکومت برطانیہ سے کہا کہ جو قوم امن کے زمانے میں کالے قانون بناتی ہے وہ مہذب قوم نہیں ہو سکتی۔

iv- 1927ء میں تجاویز دہلی میں قائداعظمؒ نے جداگانہ انتخاب کے حق سے دستبردار ہو کر کانگرس سے تعاون کا عندیہ دیا جو پورا نہ ہو سکا۔

v- 1928ء میں نہرو رپورٹ کو مسترد کر کے 1929ء میں چودہ نکات پیش کیے جس سے مسلمانوں کی منزل متعین ہو گئی۔

vi- گول میز کانفرنسوں (1930-31ء) میں شرکت کر کے مسلمانوں کے قومی تشخص کو برقرار رکھا۔

vii- 1935-36ء مردہ مسلم لیگ میں جان ڈال کر تحریک آزادی کو آگے بڑھایا۔

viii- 1937ء میں کانگرس نے اکثریت کے بل بوتے پر 11 میں سے 7 صوبوں میں اپنی وزارتیں تشکیل دیں اور مسلمانوں کو معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ آپؒ نے اپنی سیاسی بصیرت سے ان سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بالآخر کانگرس نے وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا۔ لہٰذا آپؒ نے اظہار تشکر کے لیے 22 دسمبر، 1939ء کو مسلمانوں سے یوم نجات منانے کی اپیل کی۔

ix- اکتوبر 1937ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظمؒ کو متفقہ طور پر مسلمانوں کا لیڈر تسلیم کر لیا گیا جس کے بعد آپؒ نے ملک گیر ہنگامی دورے کیے۔

x- 1940ء میں منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں مسلم لیگ کے اجلاس میں اپنے خطاب میں آپ نے دو قومی نظریے کی وضاحت کی، جو پاکستان کی بنیاد بنا۔

xi- آپؒ نے 1940ء سے 1945ء کے درمیانی عرصہ میں ایک طرف حکومت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان اور دوسری طرف مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان مفاہمت پیدا کرنے کی کئی کوششیں کیں جن میں کرپس مشن، جناح ۔ گاندھی مذاکرات اور شملہ کانفرنس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

xii- 1946ء-1945ء کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں کامیابی قائداعظمؒ ہی کی محنت کا ثمر ہے۔ انھوں نے دونوں قوموں (انگریزوں و ہندوؤں) کی سازشوں کا جال ختم کر دیا۔ آخر کار لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے 3 جون، 1947ء کا منصوبہ پیش کر کے قیام پاکستان کی حامی بھرلی اور 14 اگست 1947ء کو پاکستان عالم وجود میں آگیا۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ جنگِ آزادی کب ہوئی؟

(الف) 1876ء (ب) 1947ء (ج) 1757ء (د) 1857ء ✓

2۔ کئی شخصیات نے برصغیر کو تقسیم کرنے کی رائے پیش کی جن میں بہت زیادہ اہمیت کے حامل تھیں؟

(الف) سید جمال الدین افغانی (ب) عبدالحلیم شرر، عبدالجبار خیری اور عبدالستار خیری (خیری برادران)

(ج) مولانا محمد علی جوہر، قائداعظم محمد علی جناحؒ، علامہ محمد اقبالؒ اور چودھری رحمت علی (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

3۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس 23 مارچ، 1940ء کو کہاں منعقد ہوا؟

(الف) لاہور کے تاریخی پارک "اقبال پارک" ✓ (ب) ڈھاکہ

(ج) جیمبل پارک (د) بنگال

4۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس کی صدارت کس نے کی؟

(الف) آئی آئی چندریگر (ب) چودھری خلیق الزماں

(ج) قاضی محمد عیسیٰ (د) قائداعظم محمد علی جناحؒ ✓

5۔ تقسیم پاکستان سے قبل فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کا خون بُری طرح بہایا جاتا رہا۔

(الف) ہندو حکومت کی موجودگی کے باوجود (ب) صوبائی حکومت کی موجودگی کے باوجود

(ج) انگریز حکومت کی موجودگی کے باوجود ✓ (د) ریاستی حکومت کی موجودگی کے باوجود

6۔ تقسیم کے نتیجے میں برطانیہ سے جدا ہوا؟

(الف) سپین (ب) آئرلینڈ ✓ (ج) پرتگال (د) چیکوسلواکیہ

7۔ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ رسم و رواج، روایات، تہذیب و ثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔

8۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ختم کر دیا گیا۔
(الف) 1858ء میں ✓ (ب) 1857ء میں (ج) 1859ء میں (د) 1855ء میں

9۔ ہندو قائدین نے قرارداد کے خلاف اظہار رائے کرنا شروع کر دیا۔ قرارداد کا مذاق اڑایا گیا۔ گاندھی اور ہندوؤں نے بالخصوص قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے اسے قطعاً ________ کر دیا؟
(الف) مسترد ✓ (ب) قبول (ج) غیر قانونی (د) آئینی

10۔ کرپس مشن کی تین تجاویز کو ماننے سے انکار کیا؟
(الف) مسلم لیگ نے (ب) انڈین نیشنل کانگرس نے
(ج) یونینسٹ پارٹی نے (د) (الف)،(ب) درست ہیں ✓

11۔ جناح۔ گاندھی مذاکرات میں قائداعظمؒ کے ساتھ طویل ملاقاتوں اور خطوط کے بعد گاندھی نے تجویز پیش کی کہ؟
(الف) قراردادِ لاہور پر عمل کو مؤخر کیا جائے۔ ✓ (ب) قراردادِ لاہور پر عمل فوری طور پر کیا جائے۔
(ج) قراردادِ لاہور پر عمل کو مسترد کیا جائے (د) تمام جواب درست ہیں

12۔ 1945ء میں برطانیہ میں لیبر پارٹی بر سر اقتدار آگئی۔ برطانوی وزیراعظم کون تھا؟
(الف) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (ب) لارڈ ویول
(ج) لارڈ ایٹلی ✓ (د) اے۔ وی۔ الیگزینڈر

13۔ ہندوستان میں برطانوی وائسرائے کون تھا؟
(الف) سر سٹیفورڈ کرپس (ب) سر پیتھک لارنس (ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (د) لارڈ ویول ✓

14۔ کرپس مشن کی تین تجاویز میں سے ایک تجویز یہ بھی تھی کہ جنگ کے بعد برصغیر کس کے ماتحت ہوگا؟
(الف) تاجِ برطانیہ ✓ (ب) تاجِ پرتگال
(ج) تاجِ فرانس (د) تاجِ آئرلینڈ

15۔ جناحؒ۔ گاندھی مذاکرات 1944ء میں قائداعظمؒ نے گاندھی کے انداز کو ایک قرار دیا۔
(الف) دھوکا اور مکاری ✓ (ب) تعاون اور ہمدردی
(ج) جواب (ب) درست ہے۔ (د) ایمانداری اور سچائی

16۔ انگریزوں نے نظام حیدر آباد اور مرہٹوں سے ساز باز کر کے 1799ء میں میسور کی لڑائی میں شہید کر دیا۔
(الف) سلطان ٹیپو کو ✓ (ب) حیدر علی کو (ج) میر قاسم کو (د) سراج الدولہ کو

17۔ انیسویں صدی عیسوی کے وسط تک انگریز برصغیر کے تک پہنچ گئے۔
(الف) مغربی علاقوں یعنی پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخوا) ✓
(ب) صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال
(ج) شمالی مغربی سرحدی صوبہ (صوبہ خیبر پختونخوا)
(د) صوبہ سندھ اور بلوچستان

18۔ کانگریس کا منشور تھا کہ جنوبی ایشیا کو آزاد کیا جائے گا۔
(الف) ایک وحدت کی صورت میں ✓
(ب) علیحدہ علیحدہ وطن کی صورت میں
(ج) گروہوں اور فرقوں کی صورت میں
(د) تمام جواب درست ہیں

19۔ مسلم لیگ چاہتی تھی کہ قرارداد پاکستان کے مطابق جنوبی ایشیا کو کر دیا جائے۔
(الف) تقسیم ✓
(ب) آزاد
(ج) یکجا
(د) ایک یونین کی شکل میں

20۔ عبوری حکومت میں شامل مسلم لیگی وزراء میں سے ایک وزیر تھے:
(الف) جوگندر ناتھ منڈل ✓
(ب) سر سٹیفورڈ کرپس
(ج) اے۔وی۔ الیگزینڈر
(د) سر پیتھک لارنس

21۔ کابینہ مشن پلان 1946ء کے تین وزراء کے نام تھے:
(الف) سر پیتھک لارنس، سر سٹیفورڈ کرپس اور جوگندر ناتھ منڈل
(ب) سر پیتھک لارنس، سر سٹیفورڈ کرپس اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن
(ج) اے۔وی۔ الیگزینڈر، سر سٹیفورڈ کرپس اور سر پیتھک لارنس ✓
(د) تمام جواب درست ہیں۔

22۔ رولٹ ایکٹ میں انتظامیہ کو لامحدود اختیارات دیے گئے اور شہریوں کے حقوق پامال کیے گئے۔ جس کی وجہ سے اسے ایک قانون کہا گیا:
(الف) کالا قانون ✓
(ب) اچھا قانون
(ج) عدم مساوی قانون
(د) (ب) اور (ج) درست ہیں۔

23۔ بھارت نے کشمیر پر قبضہ کیسے کیا؟
(الف) فوج کشی کر کے ✓
(ب) حد بندی کر کے
(ج) جناح۔ گاندھی مذاکرات کے نتیجے میں
(د) عوام کے حق خودارادیت کو بنیاد بنا کر

24۔ انگریزوں نے میر جعفر کو اپنے ساتھ ملا کر بنگال کے حکمران کو شکست دی۔
(الف) سلطان ٹیپو کو
(ب) حیدر علی کو
(ج) میر قاسم
(د) نواب سراج الدولہ کو ✓

25۔ اہم ریاستیں جموں و کشمیر، کپور تھلہ، بیکانیر، حیدرآباد دکن، سوات، دیر، پٹیالہ، بہاولپور اور جونا گڑھ کہلاتی تھیں۔

26۔ 1764ء میں بکسر کی لڑائی میں مغل بادشاہ کو شکست دے کر انگریزوں نے آودھ اور بنگال پر قبضہ کر لیا۔
(الف) شاہ عالم ثانی اور میر قاسم کو ✓ (ب) جہانگیر اور ہمایوں سے
(ج) جہانگیر اور شاہ جہاں کو (د) جہانگیر اور بہادر شاہ ظفر کو

27۔ آسام کا ضلع سلہٹ تھا۔
(الف) مسلم آبادی کا ضلع ✓ (ب) ہندو آبادی کا ضلع
(ج) سکھ آبادی کا ضلع (د) غیر مسلم آبادی کا ضلع

28۔ غیر مسلم اکثریتی صوبے سلہٹ کے علاوہ باقی پورا آسام، بہار، اڑیسہ، یو۔پی، سی۔پی، بمبئی (ممبئی) اور مدراس شامل کیے جائیں گے۔
(الف) بھارت میں ✓ (ب) پاکستان میں
(ج) بنگال میں (د) بلوچستان میں

29۔ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات دسمبر 1945ء کے نتائج کے مطابق پورے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے ـــــــ پر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے والے امیدوار کامیاب ہوئے۔
(الف) 30 نشستوں ✓ (ب) 20 نشستوں (ج) 10 نشستوں (د) 40 نشستوں

30۔ 1946ء میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات میں مسلمانوں کے لیے تمام صوبائی اسمبلیوں میں مجموعی طور پر 492 نشستوں میں سے مسلم لیگ نے نشستیں جیت لیں:
(الف) 428 ✓ (ب) 430 (ج) 426 (د) 424

31۔ 1945-46ء کے انتخابات کے نتائج سے مسلمانوں کو پہنچا؟
(الف) فائدہ ✓ (ب) صدمہ (ج) ناکامی کا پیغام (د) نقصان

32۔ کس شخصیت نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تقدیر بدل دی۔ انگریزوں اور ہندوؤں کو ہندوستان تقسیم کرنے پر مجبور کر دیا۔
(الف) آئی آئی چندریگر (ب) چودھری خلیق الزماں (ج) قاضی محمد عیسیٰ (د) قائداعظمؒ ✓

33۔ 1913ء میں سید وزیر حسن اور مولانا محمد علی جوہر کے کہنے پر مسلم لیگ کی رکنیت اختیار کی۔
(الف) علامہ محمد اقبالؒ (ب) قائداعظم محمد علی جناحؒ ✓ (ج) چودھری رحمت علی (د) سرسید احمد خان

34۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 1928ء میں نہرو رپورٹ کو مسترد کر کے پیش کیے جس سے مسلمانوں کی منزل متعین ہو گئی۔
(الف) 1929ء میں چودہ نکات ✓ (ب) ویول پلان کے تین نکات
(ج) برصغیر کی تقسیم کے نکات (د) تصورِ پاکستان کے نکات

36۔ لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس میں قائداعظم کو متفقہ طور پر مسلمانوں کا لیڈر تسلیم کر لیا گیا؟
(الف) اکتوبر 1937ء میں ✓ (ب) اکتوبر 1939ء میں
(ج) اکتوبر 1944ء میں (د) اکتوبر 1935ء میں

37۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے منصوبہ پیش کر کے قیام پاکستان کی حامی بھر لی۔
(الف) 3 جون، 1947ء میں ✓ (ب) 3 جون، 1948ء میں
(ج) 3 جون، 1946ء میں (د) 3 جون، 1949ء میں

38۔ یورپی اقوام نے ایشیا اور افریقہ کے دیگر ممالک پر اپنا اقتدار قائم کر کے جو نظام حکومت قائم کیا اسے کہتے ہیں۔
(الف) نوآبادیاتی نظام ✓ (ب) متحدہ ریاستوں کا نظام
(ج) چھوٹی ریاستوں کا نظام (د) آزاد ریاستوں کا نظام

39۔ 1948ء میں پرتگالی جہاز ران، راس امید کا چکر کاٹ کر مشرقی افریقہ کے ساحل پر پہنچا۔
(الف) واسکوڈے گاما ✓ (ب) ای۔ وی۔ الیگزینڈر (ج) ابن بطوطہ (د) جوگندر ناتھ منڈل

40۔ یورپ کی دوسری اقوام نے بھی دوسرے براعظموں میں قدم جمانے شروع کر دیے۔
(الف) ولندیزی (ب) ہسپانوی
(ج) فرانسیسی اور انگریز (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

41۔ یورپ کی اقوام نے کس کا نام لے کر مقامی آبادی کو لوٹا؟
(الف) تجارت ✓ (ب) مذہب (ج) ملک (د) قوم

42۔ انگریزوں نے برصغیر سے نکال دیا؟
(الف) ولندیزیوں کو (ب) ہسپانویوں کو
(ج) فرانسیسیوں کو ✓ (د) تمام جواب درست ہیں۔

43۔ برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے برصغیر میں مغل بادشاہوں سے تجارت کرنے کی اجازت حاصل کی۔
(الف) جہانگیر اور شاہ جہاں سے ✓ (ب) جہانگیر اور ہمایوں سے
(ج) جہانگیر اور بہادر شاہ ظفر سے (د) ہمایوں اور بہادر شاہ ظفر سے

44۔ جنگ پلاسی ہوئی؟
(الف) 1757ء ✓ (ب) 1759ء (ج) 1755ء (د) 1753ء

45۔ جنگ عظیم دوم کا کس سال میں آغاز ہوا؟

46۔ جنگ پلاسی کب ہوئی؟

(الف) 1557ء (ب) 1657ء (ج) 1757ء ✓ (د) 1857ء

47۔ قائداعظمؒ مسلم لیگ میں کب شامل ہوئے؟

(الف) 1913ء ✓ (ب) 1915ء (ج) 1917ء (د) 1919ء

48۔ تقسیم ہند کے وقت برصغیر میں کتنی دیسی ریاستیں تھیں؟

(الف) 605 (ب) 615 (ج) 625 (د) 635 ✓

اہم سوالات وجوابات

سوال نمبر1۔ کابینہ مشن پلان 1946ء کے نمایاں پہلو بیان کیجیے۔

جواب: کابینہ مشن کی تجاویز:

کابینہ مشن کے ارکان نے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کی اور ان کا نقطہ نظر معلوم کیا مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ 16 مئی، 1946ء کو ان اراکین نے اپنی طرف سے ایک منصوبے کا اعلان کیا جس کے نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

i۔ برصغیر ایک یونین:

برصغیر کو ایک یونین کی شکل دی جائے گی۔ یونین میں کئی صوبے اور متعدد ریاستیں شامل ہوں گی۔ ایک وفاق بنایا جائے گا۔ مرکز کے پاس دفاع، امور خارجہ اور مواصلات کے محکمے ہوں گے۔ مرکز کو محصولات عائد کرنے کا اختیار ہو گا، باقی امور صوبوں کے حوالے کر دیے جائیں گے۔

ii۔ صوبائی گروپوں کی تشکیل:

صوبوں کو درج ذیل تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

گروپ اے ۔ بمبئی (ممبئی)، مدراس یو۔پی، بہار، اڑیسہ، سی۔پی

گروپ بی ۔ پنجاب، سرحد (صوبہ پختونخوا)، سندھ

گروپ سی ۔ بنگال، آسام

یہ ایک نئی نوعیت کا وفاق ہو گا جس میں مرکزی تنظیم، صوبائی تنظیم اور گروپ تنظیم بنائی جائے گی۔ مرکز اور صوبوں کے اختیارات تو کابینہ مشن تجاویز میں واضح کر دیے گئے لیکن صوبوں کی تنظیم اور ہر صوبہ کی تنظیم کے درمیان اختیارات اور امور کی تقسیم کے بارے میں کہا گیا کہ ان کا فیصلہ صوبہ کی تنظیم اور گروپ کی تنظیم

iii۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب:

صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مرکزی آئین ساز اسمبلی کا انتخاب کریں گے۔ مرکزی آئین ساز اسمبلی پورے برصغیر کے لیے آئین تشکیل دے گی۔ مرکزی آئین بن جائے گا تو تینوں صوبائی گروپ اپنے اپنے آئین بنائیں گے۔

iv۔ عبوری حکومت:

عبوری حکومت فوری طور پر قائم کی جائے گی۔ یہ حکومت آئین کی تشکیل تک عبوری طور پر نظام چلائے گی۔ عبوری حکومت میں بڑی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل کیے جائیں گے۔ عبوری حکومت میں شامل تمام وزرا مقامی ہوں گے۔ کوئی انگریز کابینہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ کابینہ انتظامی امور میں بااختیار ہو گی۔ مرکزی آئین بننے اور عارضی حکومت کے قیام کے بعد اگر کوئی صوبہ ضروری سمجھے گا تو وہ اپنا گروپ تبدیل کر سکے گا۔ ہر صوبے کو اپنی پسند کے صوبائی گروپ میں شمولیت کا اختیار ہو گا۔

v۔ یونین سے علیحدگی:

صوبوں کے تینوں گروپوں میں سے کوئی ایک یا دو صوبے یونین سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کرنا چاہیں تو انہیں اس امر کی اجازت ہو گی لیکن علیحدگی کا یہ فیصلہ دس سال گزرنے کے بعد کیا جا سکے گا۔ اس نکتہ نے گروپ بی اور گروپ سی کے مسلم اکثریتی علاقوں کو حق دے دیا کہ وہ دس سال بعد پاکستان بنا سکیں گے اور از خود تقسیم کا عمل پورا ہو جائے گا۔

vi۔ حقِ استرداد (ویٹو):

کانگرس کو خوش کرنے کے لیے مشن نے اپنی تجاویز میں ایک نکتہ شامل کیا کہ اگر کوئی سیاسی جماعت کابینہ مشن تجاویز کو ناپسند کرتی ہے تو وہ انہیں مسترد کر سکے گی، البتہ عبوری حکومت میں شامل کا حق صرف اس سیاسی جماعت کو دیا جائے گا جو تجاویز کو قبول کرلے گی۔ ان کا خیال تھا کہ مسلم لیگ کا مطالبہ "پاکستان" نہیں مانا جا رہا اس لئے وہ تجاویز کو رد کر دے گی۔ یوں کانگرس کابینہ مشن پلان کی منظوری دے کر بلا شرکت غیرے مرکزی عبوری حکومت بنائے گی۔

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3
BASED ON CHAPTER # 3 (Reduced Syllabus)
زمین اور ماحول

باب سوم: زمین اور ماحول

موضوعات: پاکستان کا محل وقوع، درجہ حرارت کے حوالے سے پاکستان کے علاقے، پاکستان کے موسمی علاقے، میدانی خطہ، بڑے ماحولیاتی خطرات اور ان کا حل، ماحولیاتی آلودگی اور اس کی اقسام، پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو درپیش مشکلات۔

تفصیلی سوالات: 5، 8،11، 12، 14، 15، 16

نوٹ: مشق میں دیے گئے تمام اسباق کے تمام MCQ's سلیبس میں شامل ہیں۔

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ — کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

i۔ کوہستان ہندو کش کی بلند ترین چوٹی ہے؟
(الف) ملکہ پربت (ب) ترچ میر (ج) نانگا پربت (د) ایورسٹ

ii۔ پاکستان کے جنوبی علاقے میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟
(الف) ہمالیہ (ب) کوہ قراقرم (ج) کوہ کیرتھر (د) کوہ سفید

iii۔ پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟
(الف) 696095 مربع کلومیٹر (ب) 795095 مربع کلومیٹر

iv۔ پاکستان کے جنوب میں کون سا سمندر واقع ہے؟
(الف) خلیج بنگال (ب) بحیرۂ عرب (ج) خلیج فارس (د) بحیرۂ قلزم

v۔ پاکستان کے کتنے فیصد رقبے پر جنگلات ہیں؟
(الف) 0.5 (ب) 5 (ج) 15 (د) 25

vi۔ پاکستان اور چین کی سرحد کے ساتھ کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟
(الف) کوہ ہمالیہ (ب) شوالک (ج) کوہ قراقرم (د) کوہ ہندوکش

vii۔ شاہراہ ریشم کس درّے سے پاکستان کو چین سے ملاتی ہے؟
(الف) درّہ خنجراب (ب) درّہ خیبر (ج) درّہ ٹوچی (د) درّہ گومل

viii۔ پاکستان کا قومی جانور ہے؟
(الف) چکور (ب) مارخور (ج) ہرن (د) شیر

ix۔ پاکستان کو آب و ہوا کے لحاظ سے خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
(الف) ایک (ب) دو (ج) چار (د) تین

x۔ دریائے سندھ کا ڈیلٹائی علاقہ ٹھٹھہ سے لے کر ــــــ پھیلا ہوا ہے۔
(الف) بحیرہ عرب تک (ب) کوٹری تک (ج) حیدرآباد تک (د) گدو تک

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ پاکستان کا محل وقوع بیان کیجیے۔

ii۔ زمینی آلودگی کی پانچ وجوہات بیان کیجیے۔

iii۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔

iv۔ اس وقت ہمارے ماحول کو کون کون سے خطرات در پیش ہیں؟

v۔ پاکستان کے لیے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت بیان کیجیے۔

vii- سیم و تھور پر قابو پانے کے لیے دو حکومتی اقدامات بیان کیجئے۔

viii- آبی آلودگی کی دو وجوہات لکھیں۔

ix- انسانی زندگی پر شور کی آلودگی کے اثرات بیان کیجئے۔

x- پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجئے۔

xi- درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

حصہ سوئم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

سوال نمبر 4۔ آب و ہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ ہر حصے کی تفصیل بیان کیجیے۔

سوال نمبر 5۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3 (Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10) حل حصہ معروضی

v-ب	iv-ب	iii-ج	ii-ج	i-ب
x-الف	ix-ج	viii-ب	vii-الف	vi-ج

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i- پاکستان کا محل وقوع بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کا محل وقوع:

ii۔ زمینی آلودگی کی پانچ وجوہات بیان کیجیے۔

جواب: زمینی آلودگی کی بڑی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔
2۔ فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال۔
3۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔
4۔ سیم و تھور۔
5۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کا جمع ہو جانا۔

iii۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب: ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:

ماحولیاتی آلودگی کی چار اقسام درج ذیل ہیں:

1۔ فضائی آلودگی
2۔ آبی آلودگی
3۔ زمینی آلودگی
4۔ شور کی آلودگی

iv۔ اس وقت ہمارے ماحول کو کون کون سے خطرات در پیش ہیں؟

جواب: انسانی ماحول کو درپیش خطرات:

تیزی سے بڑھتی ہوئی ملکی آبادی بے شمار مسائل کو جنم دیتی ہے۔ ہمیں ایک طرف اگر غذائی خود کفالت کے حصول کا مسئلہ در پیش ہے تو دوسری طرف تیزی سے کم ہوتے ہوئے زرعی وسائل بالخصوص پانی کی کمی کے مسئلے کا سامنا ہے جس سے مرغزار، ریگزار بنتے جا رہے ہیں۔

اس وقت ہمارے ماحول کو درج ذیل بڑے خطرات کا سامنا ہے۔

1۔ سیم و تھور
2۔ جنگلات کا ختم ہونا
3۔ زمین کا صحرا میں تبدیل ہو جانا
4۔ ماحولیاتی آلودگی کا بڑھنا

v۔ پاکستان کے لیے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کے شمال مغرب کی جانب افغانستان واقع ہے۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ شمال مغرب میں وسطی ایشیائی ممالک قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان بھی ہیں۔ یہ سب ممالک سمندر سے بہت دور ہیں اور ان کا اپنا کوئی ساحل نہیں ہے لہٰذا ان کو سمندر تک پہنچنے کے لیے پاکستان کی سر زمین سے گزرنا پڑتا ہے۔

vi۔ جنگلات کی بہتری کے لیے حکومت کون کون سے اقدامات کررہی ہے؟

جواب: جنگلات کی بہتری کے لیے حکومتی اقدامات:

حکومتِ پاکستان جنگلات کے رقبے میں اضافے کے لیے بڑی کوشاں ہے اور ہر سال بہت اقدامات کرتی ہے۔ جس میں چند ایک یہ ہیں۔

1۔ سال میں دو بار سرکاری سطح پر شجر کاری مہم چلائی جاتی ہے۔
2۔ حکومت مختلف اقسام کے بیج درآمد کرتی ہے اور نرسری اگا کر عوام کو فراہم کرتی ہے تاکہ لوگوں میں درخت لگانے کا رجحان پیدا ہو۔

حکومت کے ان اقدامات سے جنگلات کے زیر کاشت رقبے میں بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے لیکن شجر کاری مہم کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے اس کا دائرہ کار سکولوں اور کالجوں کی سطح تک بڑھانا چاہیے نیز درختوں کی چوری روکنے کے لیے سخت قانون سازی بھی کافی مددگار ہو سکتی ہے۔

vii۔ سیم و تھور پر قابو پانے کے لیے دو حکومتی اقدامات بیان کیجئے۔

جواب: سیم و تھور پر قابو پانے کے لیے حکومتی اقدامات:

1۔ ٹیوب ویلوں کی تنصیب جس سے زیر زمین پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے اور حاصل شدہ پانی کے استعمال سے تھور میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

2۔ نہروں اور کھالوں کی پختگی تا کہ پانی زیر زمین رساؤ نہ کر سکے۔

3۔ کھیتوں میں مناسب نکاسی آب کا انتظام۔

4۔ پانی اور مٹی کے تجزیے کے لیے لیبارٹریوں کا قیام۔

5۔ کاشتکاروں کی تربیت و مشاورت۔

viii۔ آبی آلودگی کی دو وجوہات لکھیں۔

جواب: آبی آلودگی کی دو وجوہات:

1۔ گھروں اور انڈسٹری کا استعمال شدہ آلودہ پانی دریاؤں اور نہروں میں ڈالا جاتا ہے جو کہ فصلوں کے علاوہ آبی حیات کے لیے بھی تباہ کن ہے۔

2۔ سیوریج سسٹم کے ذریعے گھروں کا آلودہ پانی زیر زمین جذب ہو کر صاف پانی کو خراب کر رہا ہے۔

ix۔ انسانی زندگی پر شور کی آلودگی کے اثرات بیان کیجئے۔

جواب: شور کی آلودگی کے اثرات:

شور ہمارے سننے، سوچنے اور کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ شور کی آلودگی سے انسانی صحت پر بہت برے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں مثلاً ہائی بلڈ پریشر، بے چینی، چڑچڑا پن اور سر درد وغیرہ۔

x۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت:

1۔ پنجاب کا میدانی خطہ بہت زرخیز ہے اور مختلف فصلوں کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے۔

2۔ میدانی خطوں میں مختلف انواع کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔

3۔ میدانی خطے مختلف صنعتوں کے قیام اور معاشی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

xi۔ درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کے علاقے:

وسعت اور مختلف قسم کی سطح کے پیش نظر پاکستان کو درجہ حرارت کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

3۔ زیریں وادئ سندھ کا ساحلی علاقہ   4۔ سطح مرتفع بلوچستان

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

جواب: پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت:

پاکستان کو اپنے محل وقوع کے لحاظ سے نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ پوری دنیا میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ درج ذیل میں پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔

❖ ہمارے مشرق میں بھارت کا ملک ہے جو آبادی میں چین کے بعد دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ بھارت ایک زرعی اور صنعتی ملک ہونے کے علاوہ ایک ایٹمی طاقت بھی ہے۔ آزادی کے بعد سے ہمارے تعلقات اس سے اچھے نہیں رہے۔ ان دونوں ممالک کے درمیان اب تک تین جنگیں ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے اس خطے میں امن نہ ہونے کے باعث ترقی نہیں ہو سکی۔ پاکستان اور بھارت اپنے دفاع کے لیے اپنی آمدن کا زیادہ حصہ جنگی ہتھیاروں پر خرچ کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیاروں اور میزائل کی دوڑ میں بہت آگے نکل چکے ہیں اور اگر اب جنگ ہوتی ہے تو پھر مکمل تباہی ہو گی اور کسی کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان خراب تعلقات کی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ اگر بھارت ہٹ دھرمی چھوڑ دے اور دونوں ممالک کشمیر کا مسئلہ باہمی گفت و شنید سے حل کر لیں تو یہ پورے جنوبی ایشیا کے خطے کے لیے امن و خوشحالی کا باعث ہو گا۔

❖ پاکستان کے شمال مغرب کی جانب افغانستان واقع ہے۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ شمال مغرب میں وسطی ایشیائی ممالک قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان بھی ہیں۔ یہ سب ممالک سمندر سے بہت دور ہیں اور ان کا اپنا کوئی ساحل نہیں ہے لہٰذا ان کو سمندر تک پہنچنے کے لیے پاکستان کی سر زمین سے گزرنا پڑتا ہے۔ وسطی ایشیائی ممالک تیل اور گیس کی پیداوار کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ زرعی لحاظ سے بھی ان کا شمار زیادہ پیداوار کے علاقوں میں ہوتا ہے۔ ان کی کُل آبادی پاکستان سے بھی کم ہے مگر رقبے کے لحاظ سے ہم سے کئی گنا بڑے ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی، اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ اگر ان ممالک کو موٹر وے کے ذریعے پاکستان سے ملا دیا جائے تو پاکستان کو بڑا فائدہ ہو گا اور تعلقات میں مزید اضافہ ہو گا۔

❖ پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے جو دنیا کے نقشے پر ایک اہم معاشی طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ شاہراہ ریشم پاکستان اور چین کو ملاتی ہے۔ یہ سڑک پاکستان اور چین نے مل کر بنائی ہے۔ دونوں ممالک کے مابین بہت اچھے تعلقات ہیں۔ چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے اور پاکستان بھی چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبے چین کی مدد سے چل رہے ہیں۔ دفاعی طور پر بھی چین نے پاکستان کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔ پاکستان چین دوستی بے مثال ہے۔

❖ پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے جو بحر ہند کا حصہ ہے۔ مغرب اور مشرق کے درمیان تجارت زیادہ تر بحر ہند کے راستے سے ہوتی ہے اس لحاظ سے ایک اہم تجارتی شاہراہ پر ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان بحیرہ عرب کے راستے خلیج فارس سے ملحقہ مسلم

ممالک ایران، کویت، عراق، سعودی عرب، قطر، بحرین، اومان، اور عرب امارات سے ملا ہوا ہے۔ یہ تمام خلیج ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ خلیج فارس کی اہمیت کی بنا پر بحر ہند ہمیشہ سے بڑی طاقتوں کے درمیان توجہ کا مرکز رہا ہے۔ کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

❖ بحر ہند کے راستے ہمارے ملک کے تعلقات کئی دیگر ممالک کے ساتھ بھی قائم ہیں۔ ان میں جنوبی مشرقی ایشیائی مسلم ممالک (انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی دارالسلام) جنوبی ایشیائی مسلم ممالک (بنگلہ دیش، مالدیپ) اور سری لنکا شامل ہیں۔

سوال نمبر 4۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟ ہر حصے کی تفصیل بیان کیجیے۔

جواب: آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے خطے:

پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے درج ذیل خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ بلندی والا بڑی آب وہوا کا خطہ
2۔ سطح مرتفع والا بڑی آب وہوا کا خطہ
3۔ میدانی بڑی آب وہوا کا خطہ
4۔ ساحلی آب وہوا کا خطہ

1۔ بلندی والا بڑی آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں پاکستان کے شمالی بلند پہاڑی علاقے (بیرونی، وسطی کوہ ہمالیہ) شمال مغربی پہاڑی سلسلے (چترال، سوات وغیرہ) مغربی پہاڑی سلسلے (وزیرستان، ژوب اور لورالائی) اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے (کوئٹہ، ساراوان، وسطی مکران اور جھالاوان) شامل ہیں۔ یہاں کی آب وہوا کی خصوصیت میں موسم سرما سرد ترین ہوتا ہے۔ عموماً برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما معتدل ہوتا ہے جبکہ موسم سرما کے آخر اور موسم بہار کے شروع میں بارشیں ہوتی ہیں۔ اس خطے کے کچھ علاقوں مثلاً بیرونی ہمالیہ، مری اور ہزارہ میں قریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بارشیں موسم گرما کے آخر میں ہوتی ہیں۔

2۔ سطح مرتفع والا بڑی آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں بلوچستان کا مغربی علاقہ آتا ہے۔ مئی سے وسط ستمبر تک مسلسل گرم اور گرد آلود ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ جنوری اور فروری کے مہینوں میں کچھ بارشیں ہوتی ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما شدید گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اس موسم میں گرد آلود ہوائیں چلتی ہیں جو اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں۔

3۔ میدانی بڑی آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں دریائے سندھ کا بالائی (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما شدید گرم رہتا ہے اور موسم گرما کے آخر میں مون سون ہواؤں سے شمالی پنجاب میں زیادہ بارشیں ہوتی ہیں جبکہ بقیہ میدانی علاقوں میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بھی بارش کی یہی صورت حال رہتی ہے۔ تھل اور جنوب مشرقی صحرا خشک ترین علاقے ہیں یعنی بارش بہت کم ہوتی ہے۔ پشاور کے میدانی علاقوں میں آندھی، طوفان اور بادوباراں آتے ہیں۔

4۔ ساحلی آب وہوا کا خطہ:

آب وہوا کے اس خطے میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ سالانہ اور روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ موسم گرما کے دوران سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت قریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ مئی اور جون گرم ترین مہینے ہیں۔ لسبیلہ کے

سوال نمبر5۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: میدانی خطہ:

پاکستان کے میدانی خطے کا زیادہ حصہ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں آتا ہے جسے دریائے سندھ کا بالائی اور زیریں میدان کہتے ہیں۔ البتہ کچھ میدانی خطہ صوبہ خیبر پختونخوا اور صوبہ بلوچستان میں آتا ہے۔ ان سب کا باری باری ذکر ذیل میں ہے۔

☆ پنجاب کا میدانی خطہ:

یہ خطہ جسے دریائے سندھ کا بالائی میدان بھی کہا جاتا ہے بڑا زرخیز ہے، جو دریاؤں کی سال ہا سال سے لائی ہوئی بھل دار نرم مٹی سے بنا ہے۔ یہ خطہ پوٹھوار اور کوہستان نمک سے شروع ہو کر مٹھن کوٹ تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ سب سے بڑا قابل کاشت رقبہ ہے۔ دو دریاؤں کے درمیان کی زمین کو دوآبہ کہتے ہیں۔ پنجاب کی سرزمین کئی دو آبوں کے درمیان ہے۔

فصلوں کی آبپاشی کا بڑا ذریعہ انہار ہیں۔ آبادی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نہروں کے علاوہ ٹیوب ویلوں سے بھی آبپاشی کی جاتی ہے۔ دریاؤں پر بیراج بنا کر نہریں نکالی گئی ہیں۔ ان نہروں میں آبپاشی انہار بھی ہیں اور رابطہ انہار بھی۔ ملک کی آبپاشی انہار اور بیراجوں میں سے زیادہ تر پنجاب کے میدانی خطے میں ہیں۔

گندم، کپاس، چاول، گنا اور مکئی اہم فصلیں ہیں۔ کینو، آم اور امرود کے باغات بھی وافر مقدار میں ملتے ہیں۔ زرعی نقطۂ نظر سے اس خطے کی بڑی اہمیت ہے جو نہ صرف ملک کی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ پھلوں کے علاوہ کپاس اور چاول کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ بھی کماتا ہے۔ اس علاقے کا باسمتی چاول اپنی خوشبو اور ذائقہ کے لحاظ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ زرعی پیداوار کی بنیاد پر صنعتی ترقی بھی اس خطے کی نمایاں خصوصیت ہے۔ پنجاب کے میدانی خطے کا زیادہ تر حصہ گنجان آباد ہے اور یہاں بڑے بڑے شہر آباد ہیں مثلاً لاہور، فیصل آباد اور ملتان وغیرہ۔

☆ سندھ کا میدانی خطہ:

اس خطے کو دریائے سندھ کا زیریں میدان بھی کہتے ہیں۔ بالائی میدان کی طرح یہ خطہ بھی بہت زرخیز ہے۔ اس کے مشرق میں صحرائے تھر ہے۔ زیادہ تر آبپاشی انہار سے کی جاتی ہے لیکن فصلوں کے لیے پانی کی کمی کو ٹیوب ویلوں سے بھی پورا کیا جاتا ہے۔ سکھر بیراج یہاں کا سب سے بڑا بیراج ہے۔ دوسرے دو بیراجوں گدو اور کوٹری سے بھی نہریں نکالی گئی ہیں۔ گندم، گنا، کپاس اور چاول اس خطے کی اہم فصلیں ہیں۔ اس خطے کا کیلا، امرود اور کھجور بہت مشہور ہیں۔ کراچی اور حیدرآباد یہاں کے دو بڑے شہر ہیں۔

☆ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کا میدانی خطہ:

صوبہ خیبر پختونخوا کا میدانی خطہ زیادہ تر پشاور، بنوں، لکی مروت، ڈی آئی خان اور مردان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔ پشاور کی میدانی خطے کو وارسک ڈیم سے نہریں نکال کر سیراب کیا گیا ہے۔ مردان کے خطے کو دریائے سندھ سے نکلنے والی پہور ہائی لیول کینال اور بنوں و لکی مروت کے علاقے کو دریائے کرم سے نکالی جانے والی نہریں سیراب کرتی ہیں جبکہ ڈی آئی خان کو چشمہ رائیٹ بینک کینال سیراب کرتی ہے۔

صوبہ بلوچستان ایک خشک خطہ ہے جس کا زیادہ تر میدانی علاقہ گدو بیراج سے نکالی جانے والی انہار ڈیزرٹ اور پٹ فیڈر سے سیراب ہوتا ہے۔ نہری پانی کی کمی ہے جسے ٹیوب ویلوں یا دوسرے ذرائع سے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے مقابلے میں بلوچستان میں بارش کم ہوتی ہے۔ گندم، تمباکو، گنا، مکئی اور چاول یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ پاکستان کی مشرقی سرحد ــــــــ سے ملتی ہے۔
(الف) بھارت ✓ (ب) چین
(ج) افغانستان اور ایران (د) بحیرۂ عرب

2۔ پاکستان کا دوسرا ریگستان ــــــــ ہے۔
(الف) تھل ✓ (ب) خاران (ج) چولستان (د) تھر

3۔ پاکستان کے شمال میں واقع ہے۔
(الف) افغانستان اور ایران (ب) چین ✓ (ج) بھارت (د) بحیرۂ عرب

4۔ پاکستان کی مغربی سرحد ملتی ہے۔
(الف) بھارت (ب) چین (ج) افغانستان اور ایران ✓ (د) بحیرۂ عرب

5۔ پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔
(الف) بھارت (ب) چین (ج) افغانستان اور ایران (د) بحیرۂ عرب ✓

6۔ زمینی آلودگی کی وجوہات درج ذیل ہیں:
(الف) گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔ (ب) فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال۔
(ج) قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔ (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

7۔ دریائے کرّم کے جنوب میں پاک افغان سرحد کے ساتھ ساتھ شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔
(الف) کوہ سفید کا پہاڑی سلسلہ (ب) وزیرستان کا پہاڑی سلسلہ ✓
(ج) وسطی مکران کی پہاڑیاں (د) ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ

8۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام ہیں:
(الف) آبی و فضائی آلودگی (ب) زمینی آلودگی
(ج) شور کی آلودگی (د) تمام جواب درست ہیں ✓

9۔ پاکستان میں واقع چند بڑے گلیشیرز ہیں۔

(الف) سیاچن، بولتورو، بیافو، ہسپر، ریمو اور بتورا ✓ (ب) مری، ایبٹ آباد اور نتھیا گلی

(ج) کاغان، وادی لیپا اور سکردو

(د) وادیٔ سوات، کالام، وادی نیلم، باغ، ہنزہ، چترال، چلاس اور گلگت۔

10۔ دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلوں میں سے ایک ہے:

(الف) ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ ✓ (ب) ہمالیہ صغیر کا پہاڑی سلسلہ

(ج) کوہستان ہندوکش (د) تمام جواب درست ہیں۔

11۔ ہمارے ماحول کو خطرات در پیش ہیں:

(الف) تیزی سے بڑھتی ہوئی ملکی آبادی (ب) زرعی وسائل بالخصوص پانی کی کمی

(ج) غذائی خود کفالت کے حصول کا مسئلہ (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

12۔ مرغزار، ریگزار بنتے جا رہے ہیں۔

(الف) پانی کی کمی سے ✓ (ب) دھوپ کی کمی سے

(ج) ہوا کی کمی سے (د) مٹی کی کمی سے

13۔ اس وقت ہمارے ماحول کو کن بڑے خطرات کا سامنا ہے۔

(الف) سیم و تھور (ب) جنگلات کا ختم ہونا

(ج) زمین کا صحرا میں تبدیل ہو جانا اور ماحولیاتی آلودگی کا بڑھنا (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

14۔ پاکستان کو درج ذیل اہم قدرتی خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(الف) میدانی، صحرائی اور ساحلی خطہ (ب) خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

(ج) مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

15۔ وسطی ایشیائی ممالک قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان بھی ہیں۔ یہ سب ممالک بہت دور ہیں۔

(الف) سمندر سے ✓ (ب) خشکی سے

(ج) پہاڑوں سے (د) تمام جواب درست ہیں۔

16۔ حکومتِ پاکستان جنگلات کے رقبے میں اضافے کے لیے بڑی کوشاں ہے جس کے لیے سرکاری سطح پر شجرکاری مہم چلائی جاتی ہے۔

(الف) سال میں دو بار ✓ (ب) سال میں تین بار

17۔ ٹوباکاکڑکا پہاڑی سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

(الف) وزیرستان کے شمال میں (ب) کوئٹہ کے شمال میں ✓

(ج) دریائے سندھ کے زیریں میدان کے مغرب میں

(د) بلوچستان کوہ سلیمان اور کیرتھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں

18۔ آبادی میں چین کے بعد دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔

(الف) انڈونیشیا (ب) بنگلہ دیش (ج) بھارت ✓ (د) امریکہ

19۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک جنگیں ہو چکی ہیں۔

(الف) نو (ب) پانچ (ج) سات (د) تین ✓

20۔ پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

(الف) کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر ✓ (ب) لاہور اور سیالکوٹ ڈرائی پورٹ

(ج) قائداعظم انٹرنیشنل ائرپورٹ (د) (ب) اور (ج) درست ہیں۔

21۔ شمالی پہاڑی سلسلے صحت افزا مقامات ہیں جہاں لوگ سیر دسیاحت کے لیے جاتے رہتے ہیں۔ان مقامات میں مشہور ہیں۔

(الف) سکردو، وادیٔ سوات، کالام، وادی نیلم، باغ، ہنزا (ب) مری، ایوبیہ، نتھیا گلی، کاغان، وادی لیپا

(ج) چترال، چلاس اور گلگت (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

22۔ پاکستان کے پہاڑی سلسلے مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) شمالی پہاڑی سلسلے (ب) وسطی پہاڑی سلسلے

(ج) مغربی پہاڑی سلسلے (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

23۔ شمالی پہاڑی سلسلہ ــــــــــــــــــ پر مشتمل ہے۔

(الف) ذیلی ہمالیہ یا شوالک کی پہاڑیاں (ب) ہمالیہ صغیر، ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ

(ج) کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ، کوہستان ہندوکش، سوات اور چترال کے پہاڑ (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

24۔ ہمالیہ کبیر کے پہاڑی سلسلے کی مشہور چوٹی ــــــــــــــــ ہے۔

(الف) نانگا پربت ✓ (ب) گوڈن آسٹن یا کے ٹو

(ج) ترچ میر (د) تمام جواب درست ہیں۔

25۔ کوہِ قراقرم کے پہاڑی سلسلے کی دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔

(الف) نانگا پربت (ب) گوڈن آسٹن یا کے ٹو ✓

26۔ گوڈن آسٹن یا کے-ٹو کی بلندی ــــــــــــ ہے۔

(الف) 8625 میٹر (ب) 1186 میٹر (ج) 8611 میٹر ✓ (د) 8655 میٹر

27۔ پاکستان کی شاہراہِ ریشم کو ــــــــــــ کہا جاتا ہے۔

(الف) شاہراہِ کشمیر (ب) شاہراہِ قائداعظم
(ج) شاہراہِ چین (د) شاہراہِ قراقرم ✓

28۔ کوہستان ہندوکش کا بیشتر حصہ میں پایا جاتا ہے۔

(الف) افغانستان ✓ (ب) ایران (ج) چین (د) بھارت

29۔ کوہستان ہندوکش سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ہے:

(الف) نانگاپربت (ب) گوڈن آسٹن یا کے-ٹو
(ج) ترچ میر ✓ (د) تمام جواب درست ہیں۔

30۔ چترال اور پشاور کو ملاتا ہے۔

(الف) درّہ خیبر (ب) درّہ لواری ✓ (ج) درّہ ٹوچی (د) درّہ گومل

31۔ کوہستان نمک میں ــــــــــــ کے ذخائر پائے ہیں۔

(الف) چونا کوئلہ اور معدنی تیل (ب) لوہا، تانبا اور معدنی تیل
(ج) قدرتی گیس، لوہا اور تانبا (د) نمک، جپسم اور کوئلہ ✓

32۔ کوہ کیرتھر کم بلند اور خشک پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ اس ــــــــ میں بحیرہ عرب کی طرف بہتے ہیں۔

(الف) حب اور لیاری ✓ (ب) کابل اور سوات
(ج) راوی اور چناب (د) تمام جواب درست ہیں۔

33۔ پاکستان میں دو سطح مرتفع ہیں۔

(الف) سطح مرتفع پوٹھوار (ب) سطح مرتفع بلوچستان
(ج) سطح مرتفع کیرتھر (د) (الف) اور (ب) درست ہیں ✓

34۔ صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں نمکین پانی کی جھیلیں ہیں جن میں سب سے مشہور اور بڑی ہے۔

(الف) جھیل ہامون مشخیل ✓ (ب) راول جھیل
(ج) جھیل کینجھر (د) جھیل سیف الملوک

35۔ پاکستان کے میدان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) دریائے سندھ کا بالائی میدان (ب) دریائے سندھ کا زیریں میدان

(ج) سطح مرتفع پوٹھوار (د) (الف) اور (ب) درست ہیں ✓

36۔ پاکستان کا کل رقبہ ہے۔

(الف) 796,096 مربع کلومیٹر ✓ (ب) 796,098 مربع کلومیٹر

(ج) 796,099 مربع کلومیٹر (د) 796,095 مربع کلومیٹر

37۔ اکنامک سروے آف پاکستان 11-2010 کے مطابق پاکستان کی آبادی تقریباً افراد پر مشتمل ہے۔

(الف) 17 کروڑ 72 لاکھ (177.2 ملین) (ب) 17 کروڑ 71 لاکھ (177.1 ملین) ✓

(ج) 17 کروڑ 73 لاکھ (177.3 ملین) (د) 17 کروڑ 74 لاکھ (177.4 ملین)

38۔ پاکستان کے شمال مغرب کی جانب افغانستان واقع ہے۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو کہتے ہیں۔

(الف) لائن آف کنٹرول (ب) ڈیورنڈ لائن ✓ (ج) سرحدی لائن (د) ترچ میر

39۔ طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) پہاڑی سلسلے (ب) سطح مرتفع

(ج) میدان (د) تمام جواب درست ہیں۔ ✓

40۔ خشکی کے بلند خطے کو جس کی سطح پتھریلی، ناہموار، ڈھلوان دار اور سطح سمندر سے بلند ہو کہتے ہیں۔

(الف) پہاڑ ✓ (ب) سطح مرتفع (ج) میدان (د) ڈھلوان

41۔ شوالک کے پہاڑی سلسلے کی مشہور پہاڑیاں ہیں۔

(الف) مری کی پہاڑیاں (ب) پبی کی پہاڑیاں ✓

(ج) ہزارہ کی پہاڑیاں (د) کشمیر کی پہاڑیاں

42۔ پاکستان کی شاہراہ ریشم جسے شاہراہِ قراقرم بھی کہا جاتا ہے، اسی سلسلہ میں سے گزر کر ـــــــــ چین تک جاتی ہے۔

(الف) درہ خیبر کے راستے (ب) درہ لواری کے راستے

(ج) درہ خنجراب کے راستے ✓ (د) درہ گومل کے راستے

43۔ ـــــــــ چترال اور ملک کے دوسرے حصوں کے درمیان پشاور کے ذریعے آمدورفت کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

(الف) درہ گومل کے راستے (ب) درہ خنجراب کے راستے

(ج) درہ خیبر کے راستے (د) سرنگ "لواری ٹنل" کے توسط سے ✓

44۔ وسطی پہاڑی سلسلے میں کوہستان نمک، سطح مرتفع پوٹھوار کے جنوب میں دریاؤں کے درمیان واقع ہے۔
(الف) دریائے جہلم اور دریائے سندھ ✓ (ب) دریائے راوی اور دریائے چناب
(ج) دریائے راوی اور دریائے سندھ (د) دریائے جہلم اور دریائے سندھ

45۔ کوہستان نمک کے پہاڑی سلسلے کا خوبصورت مقام ——— ہے۔
(الف) سکیسر ✓ (ب) کلرکہار (ج) نیلم (د) جہلم

46۔ کوہ سلیمان کے جنوب اور دریائے سندھ کے مغرب میں پھیلا ہوا ہے۔
(الف) کوہ کیرتھر کا پہاڑی سلسلہ ✓ (ب) کوہ سفید کا پہاڑی سلسلہ
(ج) وزیرستان کی پہاڑیاں (د) ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ

47۔ کوہ سفید کے جنوب میں بہتا ہے۔
(الف) دریائے کرم ✓ (ب) دریائے کنڑ (ج) دریائے سوات (د) دریائے کابل

48۔ وزیرستان کی پہاڑیوں میں واقع ہیں۔
(الف) درہ ٹوچی اور درہ گومل ✓ (ب) درہ خیبر اور درہ گومل (ج) درہ لواری (د) درہ خنجراب

49۔ وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغان سرحد کے ساتھ واقع ہے۔
(الف) ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ ✓ (ب) کوہ سفید کا پہاڑی سلسلہ
(ج) وسطی مکران کی پہاڑیاں (د) چاغی اور راس کوہ کی پہاڑیاں

50۔ پاکستان کے مغربی حصے میں افغان سرحد کے ساتھ واقع ہیں۔
(الف) چاغی کی پہاڑیاں ✓ (ب) سیاہان کی پہاڑیاں
(ج) وسطی مکران کی پہاڑیاں (د) ساحلی مکران کی پہاڑیاں

51۔ راس کوہ کی پہاڑیاں چاغی کی پہاڑیوں کے ——— میں واقع ہیں۔
(الف) جنوب میں ✓ (ب) شمال میں (ج) مشرق میں (د) مغرب میں

52۔ ——— سیاہان کی پہاڑیاں صوبہ بلوچستان میں واقع ہیں۔
(الف) راس کوہ کے جنوب میں ✓ (ب) چاغی کی پہاڑیوں کے جنوب میں
(ج) وسطی مکران کی پہاڑیوں کے جنوب میں (د) ساحلی مکران کی پہاڑیوں کے جنوب میں

53۔ سیاہان کی پہاڑیوں کے مغرب میں ——— واقع ہیں۔
(الف) راس کوہ کی پہاڑیاں (ب) چاغی کی پہاڑیاں

54۔ پاکستان میں.............. سطح مرتفع ہیں۔
(الف) دو ✓ (ب) چار (ج) چھ (د) آٹھ

55۔ دریائے سندھ کے زیریں میدان کے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔
(الف) کوہ کیرتھر کا سلسلہ ✓ (ب) کوہ ہمالیہ کا سلسلہ
(ج) کوہ سلیمان کا سلسلہ (د) کوہ قراقرم کا سلسلہ

56۔ دریائے سندھ کے زیریں میدان کے مشرق کی طرف واقع ہے۔
(الف) تھل کا ریگستان (ب) تھر کا ریگستان ✓
(ج) چولستان (د) کوہ قراقرم کا سلسلہ

57۔ کرۂ ارض کا.............. پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔
(الف) تین چوتھائی حصہ ✓ (ب) ایک چوتھائی حصہ (ج) آدھا حصہ (د) چوتھا حصہ

58۔ ایک اندازے کے مطابق پانی انسانی استعمال کے لیے دستیاب ہے۔
(الف) صرف چار فیصد (ب) صرف تین فیصد ✓ (ج) صرف پانچ فیصد (د) صرف چھ فیصد

59۔ صاف ستھرے ماحول میں ایسے اجزا کا شامل ہو جانا جو اس کی قدرتی حالت کو تبدیل کر دیں کہلاتی ہے۔
(الف) ماحولیاتی تبدیلی (ب) زہریلی اشیا (ج) آلودگی ✓ (د) آتش فشانی

60۔ کسی بھی ملک میں معتدل آب و ہوا کے لیے اس کے کل رقبے کا.......... جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔
(الف) 25 سے 30 فیصد حصہ (ب) 30 سے 35 فیصد حصہ
(ج) 15 سے 20 فیصد حصہ (د) 20 سے 25 فیصد حصہ ✓

61۔ ہمارے ملک میں جنگلات ہیں۔
(الف) صرف 5 فیصد رقبے پر ✓ (ب) صرف 10 فیصد رقبے پر
(ج) صرف 15 فیصد رقبے پر (د) صرف 20 فیصد رقبے پر

62۔ خشک پہاڑی خطے میں سالانہ بارش ہوتی ہے۔
(الف) 13 انچ سے کم (ب) 12 انچ سے کم ✓
(ج) 15 انچ سے کم (د) 17 انچ سے کم

63۔ نیم خشک پہاڑی خطہ مشتمل ہے۔
(الف) کیرتھر، لسبیلہ، قلات کی چھوٹی پہاڑیاں (ب) چاغی اور خاران کے ریگستانی علاقے

64۔ نیم خشک پہاڑی خطے میں سالانہ بارش کی مقدار ہے۔
(الف) 15 سے 18 انچ تک (ب) 9 سے 12 انچ تک
(ج) 12 سے 17 انچ تک (د) 12 سے 15 انچ تک ✓

65۔ حکومت نے کراچی کو گوادر سے ملانے کے لیے تعمیر کی ہے۔
(الف) کوسٹل ہائی وے ✓ (ب) سپر ہائی وے (ج) کشمیر ہائی وے (د) نیشنل ہائی وے

66۔ پاکستان کا تیسرا ریگستان ـــــــــ صوبہ بلوچستان میں واقع ہے۔
(الف) "تھر" (ب) "خاران" ✓ (ج) "چولستان" (د) "تھل"

67۔ ایسا علاقہ جہاں سالانہ بارش ـــــــــ ہو صحرا کہلاتا ہے۔
(الف) 13 انچ سے کم (ب) 15 انچ سے کم (ج) 10 انچ سے کم (د) 9 انچ سے کم

68۔ ڈی آئی خان کو سیراب کرتی ہے۔
(الف) ڈیزرٹ کینال (ب) پٹ فیڈر کینال
(ج) بہوڑ ہائی لیول کینال (د) چشمہ رائیٹ بینک کینال ✓

69۔ دو دریاؤں کے درمیان کی زمین کو کہتے ہیں۔
(الف) دوآبہ ✓ (ب) وادی (ج) پہاڑ (د) میدان

70۔ فصلوں کی آبپاشی کا بڑا ذریعہ ہیں۔
(الف) بارشیں (ب) انہار ✓ (ج) سمندر (د) زمینی پانی

71۔ دریائے سندھ، صوبہ سندھ میں بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔
(الف) گدو کے مقام پر (ب) کوٹری کے مقام پر
(ج) ٹھٹھہ کے مقام پر ✓ (د) حیدر آباد کے مقام پر

72۔ دریائے سندھ شمالی پہاڑوں سے نکلتا ہے اور مقبوضہ کشمیر سے ہوتا ہوا سکردو کے مقام پر پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔
(الف) افغانستان کی سرحد کے قریب (ب) ایران کی سرحد کے قریب
(ج) تاجکستان کی سرحد کے قریب (د) چین کی سرحد کے قریب ✓

73۔ پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کرکے زمین دوز نالیوں ـــــــــ کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔
(الف) "کاریز" ✓ (ب) "نہریں" (ج) "سرنگیں" (د) "کھٹے"

74۔ میدانی بری آب و ہوا کے خطے میں شامل ہیں۔
(الف) شمالی بلند پہاڑی علاقے
(ب) دریائے سندھ کا بالائی (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) ✓
(ج) بلوچستان کا مغربی علاقہ
(د) صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے

اہم سوالات و جوابات

سوال نمبر 1۔ جنگلات کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: جنگلات کی اہمیت:

i۔ شمالی پہاڑی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے جس سے پہاڑی ڈھلوانوں سے پانی بہتا ہوا دریاؤں میں گرتا ہے۔ جنگلات کا ڈھلوانوں پر ہونا پانی کے تیز بہاؤ میں آڑے آتا ہے جس سے نہ صرف مٹی کا کٹاؤ رک جاتا ہے بلکہ پانی کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔

ii۔ پاکستان میں توانائی کے وسائل کم ہیں لہٰذا جنگلات کی لکڑی کوئلہ کی کمی کو پورا کرتی ہے اور جلانے یا توانائی کے حصول کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

iii۔ جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی عمارات میں استعمال ہونے کے علاوہ فرنیچر اور دوسری اشیا بنانے کے کام آتی ہے۔

iv۔ جنگلات کی لکڑی سے کھیلوں کا سامان بنتا ہے جسے پاکستان برآمد کر کے زرِ مبادلہ کماتا ہے۔

v۔ جنگلات کسی بھی علاقے کی آب و ہوا کو خوشگوار بناتے ہیں اور درجہ حرارت کی شدت کو کم کر دیتے ہیں۔

vi۔ جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں۔

vii۔ درختوں کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ پانی کے بہاؤ سے مٹی کی زرخیز تہہ بہہ نہیں سکتی، جس سے زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔

viii۔ جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ ریت اور مٹی کی بڑی مقدار بہا لے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بھر جاتی ہیں اور زراعت و صنعت کے لیے کم پانی ذخیرہ ہوتا ہے۔

ix۔ درخت سیم و تھور زدہ علاقوں میں بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرِ زمین پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

x۔ جنگلات سے حاصل شدہ جڑی بوٹیاں ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔

xi۔ جنگلات سیاحت کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے شمالی اور شمال مغربی پہاڑی مقامات ایسے ہیں جو جنگلات کی وجہ سے صحت افزا اور قابلِ دید مقامات ہیں۔

xii۔ جنگلات جنگلی حیات (پرند اور چرند) کے لیے بہت ضروری ہیں۔

xiv۔ جنگلات پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

xv۔ جنگلات لاکھ اور ریشم سازی کی صنعت کا ذریعہ ہیں نیز کھمبیاں، شہد اور گوند بھی مہیا کرتے ہیں۔

xvi۔ درخت کاغذ اور گتہ سازی کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے جنگلات کے اضافے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ شعبہ جنگلات اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہے۔ درخت لگانے کے لیے تمام بڑے بڑے شہروں میں نرسریاں قائم کی گئی ہیں جہاں مناسب قیمت پر پودے دستیاب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر2۔ ملک کو درپیش ماحولیاتی خطرات بیان کریں اور ماحولیاتی آلودگی کی اقسام پر نوٹ لکھیے۔

جواب: **ماحولیاتی خطرات:**

ماحول: ہمارے اردگرد موجود تمام عوامل اور اشیا جو ہم پر براہ راست اثر انداز ہوں ماحول کہلاتی ہیں۔ اس میں زمین کے طبعی خدوخال، آب و ہوا، مٹی، نباتات اور دیگر عوامل شامل ہیں۔ انسان کی معاشی، سیاسی، سماجی، مذہبی، اقتصادی اور دیگر جملہ سرگرمیاں جو وہ کسی مخصوص علاقے میں سرانجام دیتا ہے، اس کے ماحول کے زیر اثر رہتی ہیں۔

انسانی ماحول کو درپیش خطرات:

تیزی سے بڑھتی ہوئی ملکی آبادی بے شمار مسائل کو جنم دیتی ہے۔ ہمیں اگر ایک طرف غذائی خود کفالت کے حصول کا مسئلہ درپیش ہے تو دوسری طرف تیزی سے کم ہوتے ہوئے زرعی وسائل بالخصوص پانی کی کمی کے مسئلے کا سامنا ہے جس سے مرغزار، ریگزار بنتے جا رہے ہیں۔ ہمیں ان سب خطرات کو سمجھنا ہوگا اور ان کا جائزہ لینا ہوگا تاکہ ان کے تدارک کے لیے کوئی موزوں اور مناسب حل تلاش کیا جا سکے۔

اس وقت ہمارے ماحول کو درج ذیل بڑے خطرات کا سامنا ہے۔

1۔ سیم و تھور	2۔ جنگلات کا ختم ہونا
3۔ زمین کا صحرا میں تبدیل ہو جانا	4۔ ماحولیاتی آلودگی کا بڑھنا

1۔ سیم و تھور:

سیم زیر زمین پانی کی زیادتی اور تھور پانی کی کمی کی وجہ سے جنم لیتا ہے۔ اس وقت پاکستان کا تقریباً 2 کروڑ ایکڑ رقبہ سیم و تھور کا شکار ہے۔ اس سے نہ صرف زمین کی زرخیزی متاثر ہو رہی ہے اور فصلوں سے مطلوبہ پیداوار حاصل نہیں ہو رہی بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

سیم و تھور کی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں۔

i. نہروں کا رساؤ

ii. ناہموار کھیت

iii. آبپاشی کی قدیم اور روایتی طریقے

iv. ایک جیسی فصلوں کی مستقل کاشت سے پانی حکومت پاکستان نے سیم و تھور کے مسائل پر قابو پانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں۔

1۔ ٹیوب ویلوں کی تنصیب جس سے زیر زمین پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے اور حاصل شدہ پانی کے استعمال سے تھور میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

2۔ نہروں اور کھالوں کو پختہ کرنا تاکہ پانی زیر زمین رساؤ نہ کر سکے۔

4۔ پانی اور مٹی کے تجزیے کے لیے لیبارٹریوں کا قیام۔

5۔ کاشتکاروں کی تربیت و مشاورت۔

2۔ جنگلات کا ختم ہونا:

کسی بھی ملک میں معتدل آب و ہوا کے لیے اس کے کل رقبے کا 20 سے 25 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے لیکن ہمارے ملک میں صرف 5 فیصد رقبے پر جنگلات ہیں اور ایک عرصے سے جنگلات کی شرح میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ جنگلات میں کمی کی بہت سی وجوہات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1۔ درختوں کا ضرورت سے زیادہ کٹاؤ
2۔ سیم اور تھور میں اضافہ
3۔ درختوں کی بیماریاں
4۔ بارشوں میں کمی
5۔ جنگلات میں لگنے والی آگ
6۔ ماحولیاتی آلودگی
7۔ دریائی پانی کی کمی
8۔ آبادی میں اضافے کی وجہ سے لکڑی کی ضروریات میں اضافہ

جنگلات کی کمی درج ذیل مسائل کو جنم دیتی ہے۔

i۔ حکومت کی آمدنی میں کمی
ii۔ زمین کے کٹاؤ میں اضافہ
iii۔ موسمیاتی تبدیلیاں
iv۔ ڈیموں میں ریت اور گارا بھر جانے سے ان کی پانی جمع کرنے کی صلاحیت میں کمی
v۔ جنگلی حیات میں کمی
vi۔ ماحولیاتی حسن میں تنزلی
vii۔ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ

حکومتی اقدامات:

حکومت پاکستان جنگلات کے رقبے کے اضافے کے لیے بڑی کوشاں ہے اور ہر سال بہت سے اقدامات کرتی ہے۔ جس میں سے چند ایک یہ ہیں۔

i۔ سال میں دو بار سرکاری سطح پر شجر کاری کی مہم چلائی جاتی ہے۔

ii۔ حکومت مختلف اقسام کے بیج درآمد کرتی ہے اور نرسری اگا کر عوام کو فراہم کرتی ہے تاکہ لوگوں میں درخت اگانے کا رجحان پیدا کیا جاسکے۔

iii۔ ذرائع ابلاغ پر اشتہاری مہم کے ذریعے عوام میں جنگلات کی شرح میں اضافے کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حکومت کے ان اقدامات سے جنگلات کے زیر کاشت رقبے میں بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے لیکن شجر کاری مہم کو زیادہ موثر بنانے کے لیے اس کا دائرہ کار سکولوں اور کالجوں کی سطح تک بڑھانا چاہیے نیز درختوں کی چوری روکنے کے لیے سخت قانون سازی بھی کافی مددگار ہو سکتی ہے۔

3۔ زمین کا صحرا میں تبدیل ہو جانا:

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو زرخیز زمین کی دولت سے نوازا ہے لیکن یہ سونا اگلنے والی زمین صحرا میں تبدیل ہو رہی ہے۔ اس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

i۔ زمین کے کسی ایک ٹکڑے پر بار بار فصلوں کو اگانے سے اس کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے جس سے زمین بنجر ہو کر صحرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ii۔ کھیتوں میں مویشیوں کے زیادہ چرنے سے نباتات جڑوں سے اکھڑ جاتے ہیں جس سے زمین صحرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

v۔ جنگلات کو کاٹ کر عمارتیں، کارخانے اور سڑکیں بنانے سے قدرتی زمین ختم ہو جاتی ہے۔

vi۔ قدرتی زمین کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے بھی زمین صحرا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

4۔ ماحولیاتی آلودگی اور اس کی اقسام:

آلودگی:

صاف ستھرے ماحول میں ایسے اجزا کا شامل ہو جانا جو اس کی قدرتی حالت کو تبدیل کر دیں آلودگی کہلاتی ہے۔ صاف ستھرا ماحول تمام جانداروں کی صحیح نشوونما کے لیے ناگزیر ہے۔ جیسے جیسے انسانی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اسی تناسب سے اس کی ضروریات زندگی بڑھتی جا رہی ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی جیسے مسائل جنم لے رہے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:

i۔ فضائی آلودگی   ii۔ آبی آلودگی   iii۔ زمینی آلودگی   iv۔ شور کی آلودگی

i۔ فضائی آلودگی:

صاف ہوا کرۂ ارض پر بسنے والی جملہ مخلوق کے علاوہ نباتات کے لیے بھی اشد ضروری ہے لیکن موجودہ دور میں صاف ہوا کا حصول دن بدن مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔

فضائی آلودگی کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

(الف) دھواں:

اس میں فیکٹریوں، گھروں، ٹرانسپورٹ، اینٹوں کے بھٹوں، آگ اور سگریٹ وغیرہ کا دھواں شامل ہے۔

(ب) خطرناک گیسیں:

اس میں فصلوں کی کھادوں اور کیڑے مار ادویات سے لے کر گھروں میں کی جانے والی سپرے، فیکٹریوں سے نکلنے والی گیسیں اور گاڑیوں سے نکلنے والی مضر صحت گیسیں شامل ہیں۔

(ج) گرد: اس میں آندھی اور گرد و غبار کے علاوہ اڑتی ہوئی مٹی کے ذرات وغیرہ شامل ہیں۔

فضائی آلودگی کے اثرات:

زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اور ایسی موسمیاتی تبدیلیوں کے رونما ہونے کا ڈر ہے جس سے انسانوں، جانوروں اور فصلوں پر بہت مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ii۔ آبی آلودگی:

ہوا کی طرح پانی بھی زندگی کے لیے لازم ہے۔ اگرچہ کرۂ ارض کا تین چوتھائی حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق اس میں صرف تین فیصد پانی انسانی استعمال کے لیے دستیاب ہے۔ یہ پانی بھی دن بدن خراب ہوتا جا رہا ہے۔ جس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

i۔ گھروں اور انڈسٹری کا استعمال شدہ آلودہ پانی دریاؤں اور نہروں میں ڈالا جاتا ہے جو کہ فصلوں کے علاوہ آبی حیات کے لیے بھی تباہ کن ہے۔

ii۔ سیوریج سسٹم کے ذریعے گھروں کا آلودہ پانی زیرِ زمین جذب ہو کر صاف پانی کو خراب کر دیتا ہے۔

iii۔ نالیوں کا پانی دریاؤں اور نہروں میں شامل ہو کر اسے خراب کر رہا ہے۔

آبی آلودگی کے اثرات:

آبی آلودگی کے باعث بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ہیضہ، ہیپاٹائٹس، ٹائیفائیڈ، جلد اور آشوب چشم کے علاوہ ایسی ہی بہت سی بیماریوں کی وجہ سے مریضوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ آبی آلودگی انسانوں کے ساتھ ساتھ آبی مخلوق کے لیے بھی خطرناک ہے جس سے ماہی گیری کے شعبے سے وابستہ افراد کی آمدنی متاثر ہونے کا ڈر ہے۔

iii۔ زمینی آلودگی:

زمینی آلودگی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

i۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔　ii۔ فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال۔

iii۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔　iv۔ سیم و تھور۔　v۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کا جمع ہو جانا۔

زمینی آلودگی کے اثرات:

زمینی آلودگی سے خوراک کی قلت کا شدید خطرہ ہو سکتا ہے۔ تیزی سے بڑھتی ہوئی زمینی آلودگی فصلوں، جنگلات اور جنگلی مخلوق کے لیے بڑی نقصان دہ ہے۔

iv۔ شور کی آلودگی:

غیر ضروری اور ناخوشگوار آواز شور کہلاتی ہے۔ بسوں، ویگنوں، کاروں، رکشاؤں، جہازوں، ریل گاڑیوں، ڈھول ڈرموں، پھیری والوں، لاؤڈ سپیکروں، مختلف قسم کے ہارنوں، مشینوں اور دیگر مختلف اقسام کا ایسا ہی شور روز بروز ماحول کی آلودگی میں اضافہ کر رہا ہے۔ یہ آلودگی دیہاتوں کی نسبت شہروں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

شور کی آلودگی کے اثرات:

شور ہمارے سننے، سوچنے اور کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ شور کی آلودگی سے انسانی صحت پر بہت بُرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں مثلاً ہائی بلڈ پریشر، بے چینی، چڑچڑاپن اور سر درد وغیرہ۔

سوال نمبر3۔ درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے علاقوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کے علاقے:

وسعت اور مختلف قسم کی سطح کے پیش نظر پاکستان کو درجہ حرارت کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ　2۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان

3۔ زیریں وادیٔ سندھ کا ساحلی علاقہ　4۔ سطح مرتفع بلوچستان

1۔ شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ:

پاکستان کے شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقوں میں سردیوں کا موسم شدید قسم کا ہوتا ہے۔ درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے گر جاتا ہے مثلاً سکردو میں جنوری کا اوسط درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے کم ہوتا ہے۔ اکثر علاقوں میں شدید برف باری ہوتی ہے اور خوب سردی پڑتی ہے۔ البتہ موسم گرما خوشگوار رہتا ہے۔

2۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان:

دریائے سندھ کے بالائی میدان میں مخصوص بری آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ موسم گرما میں میدانی علاقے خوب گرم ہو جاتے ہیں۔ مئی، جون اور جولائی کے مہینوں میں دن کے وقت لو چلتی ہے۔ کبھی کبھی ان مہینوں میں آندھیوں کے ساتھ بارش بھی ہو جاتی ہے۔ جون گرم ترین مہینا ہے۔ بعض اوقات درجہ حرارت 50 سینٹی گریڈ سے بھی بڑھ جاتا ہے البتہ موسم سرما میں درجہ حرارت میں کمی ہو جاتی ہے اور موسم خوشگوار ہو جاتا ہے۔

3۔ زیریں وادیٔ سندھ کا ساحلی علاقہ:

پاکستان کے ساحلی علاقوں میں نسیم بری اور نسیم بحری ہوائیں گرمی کی شدت میں کمی کرتی ہیں جس کی وجہ سے یہاں موسم گرما شدید قسم کا نہیں ہوتا۔ اوسط درجہ حرارت 32 سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے۔ ان علاقوں میں سردی نہیں ہوتی۔

4۔ سطح مرتفع بلوچستان:

اس علاقے میں موسم سرما میں خاصی سردی پڑتی ہے تاہم گرمیوں کا درجہ حرارت شمالی پہاڑی علاقوں کی نسبت بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ سطح مرتفع بلوچستان میں ایسے علاقے بھی پائے جاتے ہیں جہاں گرمیوں میں درجہ حرارت ناقابل برداشت حد تک ہو جاتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں بعض اوقات شمال سے آنے والی ہوائیں بلوچستان میں پہنچتی ہیں تو شدید سردی ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر4۔ پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو بچانے میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کیجیے۔

جواب: پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو درپیش مشکلات:

(i) پانی:

1۔ پانی کے بے دریغ استعمال سے زیر زمین پانی کے ذخائر میں کمی ہو رہی ہے جس سے مستقبل میں پانی کی عدم دستیابی جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔
2۔ آب پاشی اور فصلوں کی کاشت کے روایتی اور پرانے طریقوں سے پانی کا ضیاع ہو رہا ہے۔ اس سلسلے میں کاشتکاروں کی تربیت ضروری ہے۔
3۔ نئے آبی ذخائر (ڈیم وغیرہ) کی عدم تعمیر سے پانی کی شدید کمی ہو رہی ہے۔
4۔ نہریں اور کھالیں پختہ نہ ہونے کے باعث دوران آب پاشی کافی مقدار میں پانی ضائع ہو جاتا ہے۔
5۔ کافی مقدار میں پانی سمندر کی نذر ہو کر ضائع ہو رہا ہے کیونکہ ہمارے پاس پانی کو ذخیرہ کرنے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔

(ii) زمین:

1۔ ہمارے ملک کی آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے جبکہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہو رہی ہے۔
2۔ سیم و تھور کی وجہ سے ہماری زمین کی زرخیزی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔
3۔ زمین کو پرانے اور روایتی طریقوں سے کاشت کیا جا رہا ہے جس سے فصل کی اوسط میں اضافہ ممکن نہیں۔
4۔ زمین پر بار بار ایک جیسی فصلیں اگانے سے زمین کی زرخیزی کم ہو رہی ہے۔
5۔ صنعتی اور گھریلو استعمال شدہ مواد ہماری زمین کی صلاحیتوں کو متاثر کر رہا ہے۔

(iii) نباتات:

1۔ درختوں کے غیر ضروری کٹاؤ سے جنگلات میں کمی ہو رہی ہے۔

2۔ بارشوں کی کمی سے جنگلات کے اگاؤ کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

3۔ سیم و تھور کے اضافے سے جنگلات ختم ہو رہے ہیں۔

4۔ درختوں کی بیماریاں بھی جنگلات میں کمی کا سبب ہیں۔

5۔ ماحولیاتی آلودگی سے جنگلات پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

(iv) جنگلی حیات:

1۔ غیر قانونی طور پر جنگلی جانوروں اور پرندوں کا شکار جنگلی حیات میں کمی کا باعث بن سکتا ہے۔

2۔ پانی کے تیزی سے کم ہوتے ہوئے وسائل جنگلی حیات کو متاثر کر رہے ہیں۔

3۔ جنگلات کے کٹاؤ سے بھی جنگلی حیات متاثر ہو رہی ہے۔

4۔ انسانی آبادی میں تیزی سے اضافے سے جنگلی حیات پر برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

5۔ پالتو جانوروں کی تعداد میں اضافے سے چراگاہیں کم ہو رہی ہیں جس سے جنگلی حیات متاثر ہو رہی ہے۔

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 4
BASED ON CHAPTER # 4 (Reduced Syllabus)
تاریخ پاکستان (حصہ اوّل)

باب چہارم: تاریخ پاکستان (حصہ اوّل)

موضوعات: پاکستان کی ابتدائی مشکلات، پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار، پاکستان کے قراردادِ مقاصد 1949ء، مسلم فیملی لاز آرڈیننس (عائلی قوانین) 1961ء، پاک بھارت جنگ 1965ء، جنگ کے واقعات، بحری جنگ، جنگ بندی، جنگ کے اثرات، پاکستانی عوام میں اتحاد اور قومی یکجہتی، معاشی ترقی: دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ (1960-1965ء)، تیسرا پانچ سالہ منصوبہ (1965-1970ء)، مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب۔

تفصیلی سوالات: 5، 6، 8، 10، 11

نوٹ: مشق میں دیے گئے تمام اسباق کے تمام MCQ's سلیبس میں شامل ہیں۔

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ | کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے

i۔ قراردادِ مقاصد کب منظور ہوئی؟

(الف) 1930ء (ب) 1940ء (ج) 1946ء (د) 1949ء ✓

ii۔ مشرقی پاکستان کی آبادی کل آبادی کا کتنے فیصد تھی؟

(الف) 54 (ب) 56 (ج) 58 (د) 60 ✓

iv۔ مشرقی پاکستان ایک الگ وطن بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر کب نمودار ہوا؟

(الف) 1969ء (ب) 1970ء (ج) 1971ء ✓ (د) 1972ء

v۔ صدرِ پاکستان جنرل محمد یحییٰ خان نے 1970ء کے انتخابات کرانے کے لیے ایک آئینی ڈھانچہ "لیگل فریم ورک آرڈر" کا اعلان کیا جس کے مطابق اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد تھی:

(الف) 310 (ب) 313 ✓ (ج) 316 (د) 320

vi۔ قیامِ پاکستان کے بعد کس زبان کو قومی زبان قرار دیا گیا؟

(الف) بنگالی (ب) پنجابی (ج) انگریزی (د) اردو ✓

vii۔ 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان سے کس سیاسی پارٹی نے اکثریت حاصل کی؟

(الف) نیپ (ب) جمیعت العلمائے اسلام (ہزاروی گروپ)
(ج) پیپلز پارٹی ✓ (د) عوامی لیگ

viii۔ جنرل محمد یحییٰ خان نے کب حکومت سنبھالی؟

(الف) مارچ 1969ء ✓ (ب) اپریل 1970ء (ج) دسمبر 1971ء (د) جون 1972ء

ix۔ صدر ایوب خان نے زرعی اصلاحات کا کب اعلان کیا؟

(الف) 1958ء (ب) 1959ء ✓ (ج) 1960ء (د) 1965ء

x۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا دورانیہ ہے:

(الف) 1950-1955ء (ب) 1955-1960ء
(ج) 1960-1965ء ✓ (د) 1965-1970ء

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے — کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف کیا تھے؟

ii۔ 1965ء کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کیا کردار تھا؟

iv۔ 1965ء کی جنگ کے دو اسباب بیان کریں۔

v۔ ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم سے کون کون سے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے پاس چلے گئے؟

vi۔ معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟

vii۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے پانچ اہداف کا تذکرہ کیجیے۔

viii۔ تقسیم کے وقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اثاثوں کی تقسیم کیسے کی گئی؟

ix۔ 1965ء کی جنگ میں کس سکواڈرن لیڈر نے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا؟

x۔ قراردادِ مقاصد کی اہمیت بیان کریں؟

xi۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کے تین اہم نکات لکھیں؟

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ پاکستان کی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیجیے۔

سوال نمبر 4۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کیجیے۔

سوال نمبر 5۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 4 (Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10) حل حصہ معروضی

i۔ د	ii۔ د	iii۔ الف	iv۔ ج	v۔ ب
vi۔ د	vii۔ ج	viii۔ الف	ix۔ ب	x۔ ج

حصہ دوم (کل نمبر 24)

(8 × 3=24)

i- دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف کیا تھے؟

جواب: دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ پہلے منصوبہ 1960-1955ء کی مدت اختتام پر اپنایا گیا۔ اس منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

1- قومی آمدنی میں 24 فیصد اضافہ کرنا۔
2- فی کس آمدنی میں 10 فیصد اضافہ کرنا۔
3- 25 لاکھ افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔
4- زرعی پیداوار میں 14 فیصد اضافہ کرنا۔
5- بڑی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں 14 فیصد تک اضافہ کرنا۔
6- گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو 25 فیصد تک بڑھانا۔
7- برآمدات میں سالانہ 3 فیصد اضافہ کرنا۔

ii- 1965ء کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کیا کردار تھا؟

جواب: 1965ء کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کردار:

جنگ کے دوران پاکستان بحریہ بھی پوری طرح چوکس رہی۔ اس نے کاٹھیاواڑ کے ساحل پر واقع دوارکا کے مشہور بھارتی بحری اڈے کو تباہ کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جب بھارت نے پاک بحریہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے ایک یونٹ پر اچانک حملہ کیا تو پاک بحریہ نے بھارت کا ایک جنگی بحری جہاز ڈبو دیا اور باقی بھارتی جنگی جہاز دم دبا کر بھاگ گئے۔

iii- مسلم فیملی لاز آرڈی نینس 1961ء کے کوئی سے پانچ نکات تحریر کریں۔

جواب: مسلم فیملی لاز آرڈی نینس 1961ء:

صدر ایوب خان نے مسلم فیملی لاز آرڈی نینس 1961ء نافذ کیا جس کے مطابق:

1- نکاح کو یونین کونسل میں رجسٹرڈ کرانا لازمی قرار دیا گیا۔
2- پہلی بیوی اور یونین کونسل میں چیئرمین کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کی ممانعت کر دی گئی۔
3- شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم اٹھارہ سال اور لڑکی کی عمر سولہ سال مقرر کی گئی۔
4- طلاق وغیرہ کی صورت میں مدت عدت نوے دن مقرر کی گئی۔
5- یتیم پوتے کو بھی وراثت میں حقدار تسلیم کر لیا گیا۔
6- پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعے کنٹرول کیا جائے گا۔ علمائے کرام کے ایک گروہ نے اس آرڈی نینس کی مخالفت کی اور اسے اسلام کے خلاف قرار دیا لیکن عوام کی اکثریت نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کو قبول کر لیا۔

iv- 1965ء کی جنگ کے دو اسباب بیان کریں۔

جواب: جنگ کی وجوہات کے دو اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

1- پاکستان کا قیام ہندوؤں کی مرضی کے خلاف عمل میں آیا تھا اس لیے انھوں نے پاکستان کو کبھی دل سے قبول نہ کیا۔ پاکستان کی حیران کن ترقی اور استحکام ان کی

2۔ ستمبر 1965ء کی جنگ کی اصل وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ بھارت نے کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر پر قبضہ کر رکھا ہے۔ کشمیر کے عوام پاکستان کے ساتھ الحاق کے حامی ہیں مگر بھارت سلامتی کونسل کی قرارداد کے مطابق رائے شماری کرانے کے وعدے سے ٹال مٹول کرتا رہا۔ کشمیری عوام کی اخلاقی مدد کرنے اور مسئلہ کشمیر کو پوری دنیا میں اٹھانے کی پاداش میں بھارت نے پاکستان پر ستمبر 1965ء کی جنگ مسلط کر دی۔

v۔ ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم سے کون کون سے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے پاس چلے گئے؟

جواب: ریڈکلف نے ناانصافی کرتے ہوئے پاکستان کو بعض اہم علاقوں سے محروم کر دیا۔ ضلع گورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھان کوٹ اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروزپور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔

vi۔ معاشی ترقی سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشی ترقی:

معاشی ترقی سے مراد کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے دوران جدید اور ترقی یافتہ ذرائع کو اختیار کر کے، انسانی وسائل کے بہتر استعمال اور سرمایائی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے معیشت میں ایسی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں کہ ملک کی خام قومی آمدنی بڑھتی ہے۔ لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے عوام الناس کو تعلیم، صحت، روزگار اور تفریح کے بہتر مواقع ہاتھ لگتے ہیں۔

vii۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے پانچ اہداف کا تذکرہ کیجیے۔

جواب: تیسرے منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

1۔ ملکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا اور قومی پیداوار میں 37 فیصد اضافہ کرنا۔
2۔ فی کس آمدنی میں 20 فیصد اضافہ کرنا۔
3۔ 55 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرنا۔
4۔ زرعی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا اور اس میں 5 فیصد سالانہ اضافہ کرنا۔
5۔ صنعتی ترقی کی شرح 13 فیصد سالانہ تک بڑھانا۔
6۔ بنیادی صنعتوں کے قیام کو ترجیح دینا۔
7۔ برآمدات میں 9.5 فیصد اضافہ کرنا۔ زرِ مبادلہ میں اضافہ کر کے ادائیگیوں کے توازن میں استحکام پیدا کرنا۔
8۔ بنیادی سہولتوں میں اضافے کی کوشش کرنا اور معاشرتی تحفظ مہیا کرنا۔

viii۔ تقسیم کے وقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اثاثوں کی تقسیم کیسے کی گئی؟

جواب: متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی۔ تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا۔ بھارت یہ حصہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے 700 ملین روپے دیے۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔

ix۔ 1965ء کی جنگ میں کس سکواڈرن لیڈر نے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا؟

جواب: 1965ء کی جنگ میں لاہور کے مقام پر سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم (ایم ایم عالم) نے بھارت کے پانچ لڑاکا طیارے گرا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

x- قراردادِ مقاصد کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: قراردادِ مقاصد کی اہمیت:

پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قراردادِ مقاصد بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس قرارداد کے ذریعے تخلیقِ پاکستان کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں ایک اسلامی معاشرے کے قیام کو ملک کا نصب العین قرار دیا گیا اس لئے اس کو پاکستان کے تینوں دساتیر (1956ء، 1962ء، 1973ء) میں افتتاحیہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

xi- دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کے تین اہم نکات لکھیں؟

جواب: دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ پہلے منصوبے 1955-1960ء کی مدت اختتام پر بنایا گیا۔ اس منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

1- قومی آمدنی میں 24 فیصد اضافہ کرنا۔
2- فی کس آمدنی میں 10 فیصد اضافہ کرنا۔
3- 25 لاکھ افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔
4- زرعی پیداوار میں 14 فیصد اضافہ کرنا۔

حصہ سوم (کُل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر 3۔ پاکستان کی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیجیے۔

جواب۔ پاکستان کی ابتدائی مشکلات:

1- ریڈکلف کی غیر منصفانہ تقسیم:

3 جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت طے پایا تھا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور باقی علاقے بھارت کا حصہ بنیں گے۔ علاقوں کی حد بندی کے لیے ایک کمیشن بنانے اور اس کی ثالثی کو قبول کرنے پر اتفاق رائے ہوا۔ ایک برطانوی ماہر قانون سر ریڈکلف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔

سر ریڈکلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آکر غیر منصفانہ تقسیم کی۔ مسلم اکثریت کے بعض تسلیم شدہ علاقوں کو ایک سازش کے تحت بھارت میں شامل کر دیا گیا۔ آبادی کے مطابق طے پانے والے نقشے اور اس پر کھینچی گئی لکیر کو بدل دیا گیا۔

ریڈکلف نے ناانصافی کرتے ہوئے پاکستان کو بعض اہم علاقوں سے محروم کر دیا۔ ضلع گورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھان کوٹ اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروزپور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کے علاقے کو بھارت میں شامل کرنے سے بھارت کو ریاست جموں و کشمیر تک رسائی مل گئی۔

سر ریڈکلف کے ایوارڈ نے نہ صرف مسلمانوں کو ان کے علاقوں اور حقوق سے محروم کر دیا بلکہ دونوں اقوام کے درمیان مسئلہ کشمیر کی صورت میں مخالفت کا ایسا بیج بو دیا جو آج بھی موجود ہے۔

2۔ مہاجرین کی آباد کاری:

قیامِ پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا۔ لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ بے گھر، لٹے پٹے پریشان حال مسلمان پاکستان آئے تو انھیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔ ان کی خوراک، رہائش، ادویات اور دیگر ضروریات کی فراہمی کے لیے حکومتِ پاکستان نے تیزی سے منصوبہ بندی کی۔ مقامی عوام نے اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ حکومت اور عوام کی مشترکہ کوششوں سے مہاجرین کی ضروریات پوری کی گئیں۔ مہاجرین کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ دنیا میں ہجرت کی اتنی بڑی تعداد کا واقعہ کہیں نظر نہیں آتا۔

3۔ انتظامی مشکلات:

پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں بھارت چلے گئے دفاتر خالی ہو گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری اور ٹائپ رائٹرز وغیرہ کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام آغاز کیا۔ ہندو بھارت جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ غائب کر گئے جس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

4۔ اثاثوں کی تقسیم:

بھارتی حکمرانوں نے پاکستان اور بھارت میں اثاثوں کی متناسب تقسیم میں بھی ناانصافی سے کام لیا۔ وہ حیلوں، بہانوں سے پاکستان کو اس کا حصہ دینے سے گریز کرتے رہے۔ انھوں نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لیے ہر ممکن حربہ استعمال کیا۔ انھوں نے پاکستان کے حصہ کے اثاثے روک لیے۔ متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی۔ تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا۔ بھارت یہ حصہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری وجہ سے بھارت نے 700 ملین روپے دیے۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔ اس حوالے سے نومبر 1947ء میں دہلی میں دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں معاہدہ ہوا اور دونوں ممالک نے معاہدے کی توثیق بھی کر دی لیکن معاہدے پر درآمد ابھی تک نہیں ہو سکا۔

5۔ فوج کی تقسیم:

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں نئے ممالک میں تناسب کے مطابق تقسیم کرنا بھی ضروری تھا لیکن اس معاملے میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ بھارت پاکستان کو کمزور رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ بھارت کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے۔ تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان کا کمانڈر چاہتا تھا کہ افواج کو بانٹا نہ جائے اور انھیں ایک ہی کمانڈ کے ماتحت رکھا جائے۔ مسلم لیگ نے اس کے موقف کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ فوجی وسائل اور اثاثے دونوں ممالک میں بانٹ دیے جائیں۔ حکومتِ برطانیہ کو یہ مطالبہ ماننا پڑا کہ بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں۔ متحدہ بھارت میں جو آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں، ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارت آرڈیننس فیکٹری تو کیا اس کی مشینری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔ کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کر سکے۔ عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بھی بنایا گیا حکومتِ ہند نے اسے مسترد کر دیا جس سے حالات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ یوں پاکستان کو اپنا جائز حصہ لینے سے محروم کر دیا گیا۔

6۔ دریائی پانی کا مسئلہ:

تقسیم برصغیر نے دریاؤں کے قدرتی بہاؤ پر اثر ڈالا۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق دریا کا قدرتی راستہ برقرار رکھا جاتا ہے اور جن دو یا زیادہ ممالک سے دریا گزرتا ہے وہ اس کے پانی سے مستفید ہوتے ہیں کوئی ایک ملک ... دوسرے ملک کو آبی وسائل سے محروم نہیں کر سکتا۔ برصغیر میں اس حوالے سے بھی بحران پیدا ہوا۔

تقسیم عمل میں آگئی۔ راوی، ستلج اور بیاس بھارت کی سرزمین سے گزر کر پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ اس نے اپریل 1948ء میں مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔ یہ قدم پنجاب اور سندھ کی معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف تھا کیونکہ ان علاقوں میں فصلوں کی آبیاری کا یقینی ذریعہ دریا ہی ہیں۔ ایک بڑی زیادتی ریڈکلف کی سربراہی میں بننے والے حد بندی کمیشن نے کی۔ اس نے سرحد کا تعین کرتے وقت اکثر ہیڈ ورکس مسلم اکثریتی علاقوں میں ہونے کے باوجود بھارت کے حوالے کر دیے۔ یہ سازش پاکستانی زراعت اور معیشت کی تباہی کا سبب بن سکتی تھی۔ بھارت نے دریائے ستلج پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے سخت احتجاج کیا اور عالمی برادری کو اپنے مسئلے سے آگاہ کیا گیا۔

عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ "سندھ طاس" طے پایا۔ تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیے گئے۔

ریاستوں کا تنازعہ:

انگریزوں کے دورِ حکومت میں 635 ریاستیں تھیں۔ آزادی کی منزل قریب آئی تو ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں بھی سوچا جانے لگا۔ کابینہ مشن پلان کے حوالے سے ریاستوں کے حکمرانوں کو کہا گیا کہ وہ مستقبل میں اپنی حیثیت اور مفادات کے تحفظ کے لئے دستور سازی کے عمل میں شریک ہوں۔ حکمرانوں کو کابینہ مشن نے یہ بھی تلقین کی کہ وہ فیصلہ کرتے وقت اپنے عوام کی پسند اور مذہبی رشتوں کا دھیان رکھیں۔

حکومتِ برطانیہ نے 20 فروری، 1947ء انڈیا اور انڈین ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھانے کا اعلان کیا۔ اسی اعلان کے تحت ریاستوں نے بھارت یا پاکستان سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ ریاست حیدر آباد دکن، جوناگڑھ، مناوادر اور ریاست جموں کشمیر کی طرف سے کوئی قدم فوری طور پر نہ اٹھایا گیا۔ ان ریاستوں پر بھارتی افواج نے فوج کشی کر کے قبضہ کر لیا جس سے پاکستان کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔

سوال نمبر 4۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات کی وضاحت کیجیے۔

جواب: قراردادِ مقاصد 1949ء:

12 مارچ، 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیرِاعظم لیاقت علی خاں کی تحریک پر آئین ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کی۔ قراردادِ مقاصد نے پاکستان کی آئین سازی میں نہایت اہم مقام حاصل کیا۔ قرارداد کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ اقتدارِ اعلیٰ یا حاکیت:

اس قرارداد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

2۔ اسلامی قانون سازی: پاکستان کا آئین قرآن و سنت کی روشنی میں ترتیب دیا جائے گا اور یہاں اسلامی اصولوں سے متصادم کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔

3۔ اسلامی اقدار:

پاکستان میں اسلامی اقدار، جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا اور اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے گا۔

4۔ اسلامی طرزِ زندگی: مسلمانوں کو انفرادی و اجتماعی شعبوں میں اپنی زندگیاں قرآن و سنت کی روشنی میں بسر کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔

6۔ بنیادی حقوق:

تمام شہریوں کو بلا امتیاز معاشرتی، معاشی، سیاسی اور مذہبی حقوق حاصل ہونگے۔ انھیں فکر و اظہار تنظیم سازی اور آزادیٔ اجتماع میسر ہوگا تاکہ وہ اپنی شخصیتوں کی بہتر نشوونما کر سکیں۔

7۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی:

پسماندہ علاقوں کو سیاسی، معاشرتی اور معاشی شعبوں میں شرکت اور ترقی کے مساوی مواقع میسر آئیں گے اور ان کے حقوق کو قانونی تحفظ دیا جائے گا۔

8۔ اقلیتوں کا تحفظ:

پاکستان کے تمام غیر مسلم شہریوں کو مکمل آزادی و تحفظ ملے گا۔ انھیں اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی آزادی ہوگی۔

9۔ عدلیہ کی آزادی:

عدلیہ آزاد اور خود مختار ہوگی۔ اس پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہوگا اور وہ انصاف کے تقاضے اپنے اختیارات کے مطابق پورے کرنے کی حامل ہوگی۔

قرار دادِ مقاصد کی اہمیت:

پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قراردادِ مقاصد بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس قرارداد کے ذریعے تخلیقِ پاکستان کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں ایک اسلامی معاشرے کے قیام کو ملک کا نصب العین قرار دیا گیا اس لئے اس کو پاکستان کے تینوں دساتیر (1956ء، 1962ء، 1973ء) میں افتتاحیہ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

سوال نمبر5۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب بیان کیجیے۔

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب:

مشرقی پاکستان، وفاقِ پاکستان کا دایاں بازو تھا۔ یہ بازو اندرونی و بیرونی ریشہ دوانیوں کے سبب 1971ء میں ہم سے کٹ گیا اور پاکستان دولخت ہو گیا۔ ذیل میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ ایوب خاں کا آمرانہ دور:

ایوب خاں کا دس سالہ آمرانہ دور پاکستان پر مسلط رہا۔ مستقل طور پر نافذ "ہنگامی حالت" نے نوکر شاہی کو تحفظ دیے رکھا۔ انھوں نے عوام کو دبا کر رکھنے کی وہ پالیسیاں اختیار کیں جن کے خلاف اندرونی طور پر ردِ عمل پیدا ہوتا رہا۔ مشرقی پاکستان کے عوام بھی اس صورتِ حال کو برداشت نہ کر سکے اور علیحدگی پر مجبور ہو گئے۔

2۔ قومی قیادت کا فقدان:

قائداعظمؒ اور لیاقت علی خاں کی وفات کے بعد پاکستان میں محبِ وطن لیڈر شپ کا فقدان ہو گیا۔ مسلم لیگی قائدین عوام پر حکومت کرنا صرف اپنا حق سمجھتے تھے جس کے پیشِ نظر مشرقی پاکستان کی مسلم لیگی وزارت قیامِ پاکستان کے بعد عوام کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ مسلم لیگی قائدین کا عوام سے مسلسل رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ عوامی مسائل کو سمجھ نہ سکے جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب تھا۔

3۔ اقتصادی بدحالی: مشرقی پاکستان ہمیشہ سے اقتصادی طور پر بدحالی کا شکار رہا۔ تقسیمِ ہند سے پہلے بھی اس کی پسماندگی کا سبب مغربی بنگال کا ہندو صنعت کار اور ہندو زمیندار تھا

4۔ ہندو اساتذہ کا منفی کردار:

قیام پاکستان کے بعد حکومتیں پاکستانی قومیت کا جذبہ ابھارنے میں ناکام رہیں۔ اس کے برعکس پاکستان مخالف گروہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے میں کامیاب رہے۔ بد قسمتی سے بنگالی مسلمان ہمیشہ تعلیمی میدان میں ہندو سے کم تر رہا اس لیے سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کی اکثریت ہندوؤں پر مشتمل تھی جنھوں نے نئی نسل کے ذہنوں کو بنگالی قومیت سے آلودہ کر دیا۔ اسے نظریہ پاکستان کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا جس نے مشرقی پاکستان سے علیحدگی حاصل کرنے کی راہ ہموار کی۔

5۔ بنگالی زبان کا مسئلہ:

بنگالی زبان کے مسئلے نے قومی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ بنگالیوں نے بنگالی زبان کے حق میں تحریک شروع کی لیکن قائد اعظمؒ کے غیر معمولی اثر و رسوخ کی وجہ سے یہ تحریک وقتی طور پر دب گئی۔ 1956ء کے آئین میں اردو اور بنگالی زبان کو سرکاری زبانیں تسلیم بھی کر لیا گیا لیکن بنگالیوں کی نفرت دور نہ ہو سکی۔

6۔ صوبائی تعصبات:

مشرقی پاکستان کی آبادی کل آبادی کا 56 فیصد تھی۔ وہ پاکستان کے پانچ یونٹوں میں سے ایک یونٹ تھا۔ لیکن مشرقی پاکستان کے سیاستدانوں نے ایوان زیریں میں آبادی کے تناسب سے نمائندگی کا مطالبہ کیا، جس کی بنا پر مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے سیاستدان ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو گئے جو ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا موجب بنے۔

7۔ سیاستدانوں کی علاقائی سیاست:

1954ء میں مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ انتخابات ہار گئی اور میدان سیاست سہروردی، بھاشانی اور فضل الحق کے ہاتھ میں چلا گیا جنھوں نے اقتدار ایک دوسرے سے چھیننے کے لیے ہندو ارکان اسمبلی کی حمایت حاصل کرنے کی تگ و دو شروع کر دی۔ عوام کو ساتھ ملانے کے لیے منفی ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اس طرح کرسی کے حصول کے لیے ان سیاستدانوں نے اس کرسی کے پائے توڑنے کی پالیسی پر عمل کیا۔

8۔ بڑی طاقتوں کی سازشیں:

بھارت نے روس کے ساتھ بیس سالہ معاہدہ پر دستخط کیے۔ اس معاہدے نے جنوب مشرقی ایشیا میں روس اور بھارت کے مفادات کو یکجا کر دیا۔ بھارت کو روس سے ضروری کارروائی کرنے کے لیے حسب ضرورت سامان اور تکنیکی امداد حاصل ہو گئی۔ اس کے علاوہ امریکہ بھی ان سازشوں میں شامل ہو گیا جس کا ثبوت یہ ملا کہ جب اسرائیل نے امریکی ساخت کا اسلحہ بھارت کو فراہم کیا تو امریکہ نے اعتراض نہ کیا لیکن جونہی سعودی عرب اور اردن نے پاکستان کو اسلحہ دینے کی خواہش ظاہر کی تو امریکہ نے منع کر دیا۔ بہر حال مشرقی پاکستان کی علیحدگی بڑی طاقتوں کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ بھی تھی۔

9۔ مجیب الرحمٰن کا چھے نکاتی فارمولا:

مجیب الرحمٰن کا چھے نکاتی فارمولا مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لیے زہر قاتل ثابت ہوا۔ اس فارمولے کا سبب یہ تھا کہ صوبوں کو الگ ریاستیں بنا دیا جائے اور نیم وفاق قائم کر دیا جائے۔ مجیب الرحمٰن نے معاشی بدحالی سے پسے ہوئے عوام سے کہا کہ جب تک مغربی پاکستان کی غلامی ختم نہیں ہو جاتی تم خوشحال نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنی خود ساختہ صوبائی خود مختاری کے نعرے میں کامیاب ہو گیا۔

10۔ بھٹو مجیب اختلافات:

بھٹو مجیب اختلافات نے علیحدگی کے مسئلے کو مزید ہوا دی۔ ان دونوں کے اختلافات کو ختم کروانے کے لیے مذاکرات کا اہتمام کیا گیا لیکن چندان کامیابی نہ ہوئی۔ بھٹو نے 3 مارچ، 1971ء کے ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا جس سے مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان فاصلہ بڑھا جو علیحدگی کا موجب بنا۔

11۔ علاقائی جماعتوں کی کامیابی:

1970ء کے انتخابات میں دونوں صوبوں میں کسی بھی بڑی جماعت کو نشستیں حاصل نہ ہو سکیں۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی عوامی لیگ مشرقی پاکستان میں اور بھٹو کی پیپلز پارٹی مغربی پاکستان میں کامیاب ہوگئیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں ولی خان کی نیپ اور جمعیت العلمائے اسلام (ہزاروی گروپ) کامیاب رہے۔ کوئی پارٹی بھی قومی پارٹی کہلانے کی مستحق نہ تھی کہ جس کو اقتدار سونپا جاتا۔ عوامی لیگ کو نمایاں اکثریت حاصل ہوئی جس کو اقتدار نہ مل سکا جو علیحدگی کا ایک سبب بنا۔

12۔ فوجی کاروائی:

23 مارچ 1971ء کو مجیب الرحمٰن نے اعلان بغاوت کر دیا۔ بنگلہ دیش کے جھنڈے تک لہرا دیے گئے اور مغربی پاکستان کے باشندوں اور بہاریوں کا قتل عام شروع کر دیا گیا جس کے پیش نظر فوجی کاروائی کا فیصلہ کیا گیا۔ میجر جنرل یعقوب علی خاں نے فوجی کاروائی سے انکار کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا اور جنرل ٹکا خاں کو مشرقی پاکستان کا گورنر مقرر کیا گیا۔ ٹکا خاں کی کاروائی نے مغربی پاکستان کے خلاف مزید ردعمل پیدا کیا اور مرکزی حکومت عوامی حمایت سے اور زیادہ محروم ہو گئی۔

13۔ گنگا طیارے کا اغواء:

بھارت نے اپنا گنگا نامی طیارہ اغوا کر کے لاہور پہنچا دیا جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد کر دی گئی۔ اس کے بعد اس طیارے کے اغوا کو بہانہ بنا کر بھارت نے مغربی پاکستان کا مشرقی پاکستان سے فضائی رابطہ منقطع کر دیا۔ یہ محض ایک سازش تھی جو صرف مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لئے تیار کی گئی تھی۔ فضائی رابطے کے خاتمے سے مشرقی پاکستان کو اسلحے کی ترسیل رُک گئی جس سے بروقت فوجی کاروائی نہ ہو سکی۔

14۔ بھارت کی فوجی مداخلت:

بھارت کی مسلسل خواہش تھی کہ پاکستان کی سالمیت کو کسی نہ کسی بہانے سے کمزور کیا جائے۔ بھارت نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کا بہانہ بنا کر "مکتی باہنی" کے نام پر ہزاروں تخریب کار مشرقی پاکستان میں داخل کر دیے اور مشرقی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ فضائی تحفظ کی عدم موجودگی میں محصور پاکستانی فوج کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اسے مجبوراً ہتھیار ڈالنا پڑے جس سے ملک دولخت ہو گیا۔

اضافی معروضی سوالات

سوال نمبر1: ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ پاکستان کی پہلی آئین ساز اسمبلی نے 11 اگست 1947 اپنا صدر منتخب کر لیا؟

(الف) قائداعظمؒ کو ✓ (ب) مولوی تمیز الدین کو (ج) لیاقت علی خاں کو (د) چوہدری محمد علی کو

2۔ قائداعظمؒ نے گورنر جنرل کے عہدے کا حلف اٹھایا۔

(الف) مولوی تمیز الدین کے سامنے (ب) چیف جسٹس سر عبدالرشید کے سامنے ✓
(ج) لیاقت علی خاں کے سامنے (د) چوہدری محمد علی کے سامنے

3۔ پہلی آئین ساز اسمبلی کے پہلے سپیکر تھے۔

(الف) آئی۔ آئی چندریگر (ب) چوہدری محمد علی
(ج) مولوی تمیز الدین ✓ (د) سردار عبدالرب نشتر

4۔ متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت جمع تھے۔

(الف) سات بلین روپے (ب) پانچ بلین روپے
(ج) چھ بلین روپے (د) چار بلین روپے ✓

5۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے دیے۔

(الف) 700 ملین روپے ✓ (ب) 900 ملین روپے
(ج) 500 ملین روپے (د) 300 ملین روپے

6۔ پاکستان میں تمام فوجی اثاثے تقسیم کر دیے جائیں۔

(الف) 67 فیصد اور 33 فیصد کے تناسب سے (ب) 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے ✓
(ج) 69 فیصد اور 31 فیصد کے تناسب سے (د) 65 فیصد اور 35 فیصد کے تناسب سے

7۔ طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کر سکے۔

(الف) 65 ملین روپے (ب) 63 ملین روپے
(ج) 60 ملین روپے ✓ (د) 67 ملین روپے

8۔ بھارت نے مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔

9۔ عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک کے مابین 1960ء میں ایک معاہدہ طے پایا۔
(الف) "سندھ طاس" ✓　(ب) "معاہدہ تاشقند"
(ج) "شملہ معاہدہ"　(د) "جنیوا مذاکرات"

10۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں ریاستیں تھیں۔
(الف) 637　(ب) 635✓　(ج) 639　(د) 641

11۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے کام کیا۔
(الف) 17ماہ　(ب) 15ماہ　(ج) 13ماہ✓　(د) 19ماہ

12۔ قائداعظمؒ نے پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔
(الف) 1945ء میں　(ب) 1949ء میں　(ج) 1947ء میں ✓　(د) 1951ء میں

13۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں مشرقی پنجاب کے ایک قصبے کرنال میں ــــــــ پیدا ہوئے۔
(الف) 1896ء میں ✓　(ب) 1897ء میں　(ج) 1899ء میں　(د) 1893ء میں

14۔ لیاقت علی خاں نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔
(الف) 1925ء میں　(ب) 1923ء میں ✓　(ج) 1927ء میں　(د) 1929ء میں

15۔ لیاقت علی خاں کو راولپنڈی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کو شہید کر دیا گیا۔
(الف) 16اکتوبر، 1955ء　(ب) 16اکتوبر، 1953ء
(ج) 16اکتوبر، 1951ء ✓　(د) 16اکتوبر، 1957ء

16۔ لیاقت علی خاں نے اسمبلی سے قراردادِ مقاصد منظور کرائی؟
(الف) 1947ء میں　(ب) 1951ء میں　(ج) 1949ء میں ✓　(د) 1953ء میں

17۔ لیاقت علی خاں نے امریکہ کا دورہ کیا؟
(الف) 1950ء میں ✓　(ب) 1951ء میں　(ج) 1953ء میں　(د) 1949ء میں

18۔ لیاقت علی خاں نے بھارت کا دورہ کیا اور لیاقت نہرو معاہدہ پر دستخط کیے۔
(الف) 1951ء میں　(ب) 1950ء میں ✓　(ج) 1953ء میں　(د) 1947ء میں

19۔ پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خاں کی تحریک پر آئین ساز اسمبلی نے قراردادِ مقاصد منظور کی۔
(الف) 12مارچ 1953ء کو　(ب) 12مارچ 1951ء کو
(ج) 12مارچ 1949ء کو ✓　(د) 12مارچ 1955ء کو

20۔ 14 اکتوبر، 1955ء کو مغربی پاکستان کا نیا صوبہ وجود میں آیا جو ڈویژن پر مشتمل تھا۔

(الف) انیس　(ب) پندرہ　(ج) سترہ　(د) بارہ ✓

21۔ نواب مشتاق احمد گورمانی مغربی پاکستان کے گورنر بنے۔

(الف) پہلے ✓　(ب) دوسرے　(ج) تیسرے　(د) چوتھے

22۔ ڈاکٹر خان صاحب مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ بنے۔

(الف) دوسرے　(ب) پہلے ✓　(ج) تیسرے　(د) چوتھے

23۔ 1956ء کا آئین مختصر اور تحریری نوعیت کا تھا۔ یہ آئین دفعات پر مشتمل تھا۔

(الف) 237　(ب) 235　(ج) 234 ✓　(د) 239

24۔ اردو اور بنگالی دونوں زبانوں کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا۔

(الف) مسلم فیملی لاز آرڈی نینس 1961ء کے تحت　(ب) 1962ء کے آئین کے تحت
(ج) 1973ء کے آئین کے تحت　(د) 1956ء کے آئین کے تحت ✓

25۔ 1956ء کا آئین نافذ رہا۔

(الف) دو سال اور سات ماہ تک ✓　(ب) دو سال اور نو ماہ تک
(ج) تین سال اور سات ماہ تک　(د) دو سال اور گیارہ ماہ تک

26۔ جنرل محمد ایوب خان نے سکندر مرزا کو ہٹا کر مارشل لا لگا دیا۔

(الف) اکتوبر، 1959ء میں　(ب) اکتوبر، 1958ء میں ✓
(ج) اکتوبر، 1961ء میں　(د) اکتوبر، 1963ء میں

27۔ قیام پاکستان کے پہلے ـــــ سالوں میں کبھی عام انتخابات نہ کرائے گئے۔

(الف) پندرہ　(ب) تیرہ　(ج) گیارہ ✓　(د) نو

28۔ صدر ایوب خاں نے بنیادی جمہوریتوں کا ایک نیا نظام متعارف کرایا۔

(الف) 1953ء میں　(ب) 1957ء میں　(ج) 1959ء میں ✓　(د) 1955ء میں

29۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی کل تعداد تھی۔

(الف) 80 ہزار ✓　(ب) 81 ہزار　(ج) 83 ہزار　(د) 85 ہزار

30۔ بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء بنیادی طور پر مراحل پر مشتمل تھا۔

31۔ صدر ایوب خان نے مسلم فیملی لاز آرڈی نینس (عائلی قوانین) نافذ کیا۔

(الف) 1967ء (ب) 1963ء (ج) 1961ء ✓ (د) 1965ء

32۔ 1962ء کا آئین دفعات پر مشتمل ایک تحریری آئین تھا۔

(الف) 257 (ب) 253 (ج) 255 (د) 250 ✓

33۔ صدر ایوب خان نے حکومت چلانے کے لیے 1960ء میں بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت بنیادی جمہوریت کے ارکان کا انتخاب کیا۔

(الف) 80 ہزار ✓ (ب) 81 ہزار (ج) 83 ہزار (د) 85 ہزار

34۔ ایوب خان نے صدارتی الیکشن کرانے کا اعلان کیا۔

(الف) جنوری 1967ء میں (ب) جنوری 1965ء میں ✓

(ج) جنوری 1969ء میں (د) جنوری 1963ء میں

35۔ لاہور کے مقام پر سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم (ایم۔ ایم عالم) نے بھارت کے .... لڑاکا طیارے گرا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

(الف) نو (ب) سات (ج) پانچ ✓ (د) گیارہ

36۔ ایوب خان کی مارشل لا حکومت نے وزارتِ خزانہ کا قلمدان عالمی بینک کے ماہر معاشیات کے حوالے کیا۔

(الف) شوکت عزیز (ب) ڈاکٹر محبوب الحق (ج) معین قریشی (د) محمد شعیب ✓

37۔ پاکستان میں صنعتی شعبہ استحکام کی طرف گامزن ہوا۔

(الف) 1960ء کے عشرہ کے دوران ✓ (ب) 1961ء کے عشرہ کے دوران

(ج) 1963ء کے عشرہ کے دوران (د) 1965ء کے عشرہ کے دوران

38۔ دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بنایا گیا۔

(الف) 1965-70ء کے دوران (ب) 1960-65ء کے دوران ✓

(ج) 1955-60ء کے دوران (د) 1950-55ء کے دوران

39۔ تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بنایا گیا۔

(الف) 1960-65ء کے دوران (ب) 1955-60ء کے دوران

(ج) 1965-70ء کے دوران ✓ (د) 1950-55ء کے دوران

40۔ صدر محمد ایوب خان نے حکومت کی۔

(الف) تقریباً 13 سال (ب) تقریباً 11 سال (ج) تقریباً 15 سال (د) تقریباً 10 سال ✓

41۔ جنرل محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھال لی۔

42۔ 1970ء کے قومی اسمبلی کے عام انتخابات میں مشرقی پاکستان سے شیخ مجیب الرحمٰن کی پارٹی عوامی لیگ نے 169 نشستوں میں سے حاصل کیں۔
(الف) 161 نشستیں (بشمول خواتین 1 نشست)
(ب) 167 نشستیں (بشمول خواتین 7 نشستیں) ✓
(ج) 165 نشستیں (بشمول خواتین 5 نشستیں)
(د) 163 نشستیں (بشمول خواتین 3 نشستیں)

43۔ مغربی پاکستان سے ذوالفقار علی بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی نے 144 نشستوں میں سے حاصل کرکے واضح کامیابی حاصل کی۔
(الف) 89 نشستیں (بشمول خواتین 6 نشستیں)
(ب) 87 نشستیں (بشمول خواتین 7 نشستیں)
(ج) 88 نشستیں (بشمول خواتین 5 نشستیں) ✓
(د) 85 نشستیں (بشمول خواتین 5 نشستیں)

44۔ 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمٰن نے اپنے گھر پر پرچم لہرا دیا۔
(الف) مالدیپ کا (ب) میانمار کا (ج) بنگلہ دیش کا ✓ (د) برما کا

45۔ مشرقی پاکستان کی آبادی کل آبادی کا حصہ تھی۔
(الف) 56 فیصد ✓ (ب) 57 فیصد (ج) 59 فیصد (د) 55 فیصد

46۔ مجیب الرحمٰن کا فارمولا مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے لیے زہر قاتل ثابت ہوا۔
(الف) سات نکاتی (ب) چھ نکاتی ✓ (ج) نو نکاتی (د) پانچ نکاتی

47۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان "سندھ طاس" کا معاہدہ کس کی مدد سے ہوا؟
(الف) تولیتی کونسل (ب) سلامتی کونسل (ج) عالمی عدالت (د) عالمی بینک ✓

48۔ 1956ء کا آئین کتنی دیر نافذ العمل رہا؟
(الف) 2 سال 3 ماہ (ب) 2 سال 5 ماہ (ج) 2 سال 7 ماہ ✓ (د) 2 سال 9 ماہ

49۔ کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا کہلاتا ہے:
(الف) پسماندگی (ب) روزگار (ج) معاشی ترقی ✓ (د) توازن ادائگی

50۔ اقوام متحدہ کی کوششوں سے 1965ء کی جنگ کب بند ہوئی؟
(الف) 12 ستمبر 1965ء
(ب) 15 ستمبر 1965ء
(ج) 20 ستمبر 1965ء
(د) 23 ستمبر 1965ء ✓

51۔ بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی کل تعداد کتنی تھی؟
(الف) 60 ہزار (ب) 70 ہزار (ج) 80 ہزار ✓ (د) 90 ہزار

اہم سوالات وجوابات

سوال نمبر1۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے واقعات بیان کیجیے۔

جنگ کے واقعات:

جنگ شروع ہوئی تو صدرِ پاکستان جنرل ایوب خاں نے ریڈیو پر ہنگامی حالات کا اعلان کیا اور قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "پاکستان کے عوام اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک بھارتی توپوں کے دہانے مستقل طور پر سرد نہیں ہو جاتے۔ بھارتی حکمران نہیں جانتے کہ انھوں نے کس بہادر قوم کو للکارا ہے۔ ہمارے صف شکن سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کی افواج دشمن کے حملے کا منہ توڑ جواب دے گی"۔ صدرِ پاکستان نے قوم کو پکارتے ہوئے کہا "مردانہ وار آگے بڑھو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو، خدا تمہارا حامی و ناصر ہو" جنگ کے واقعات کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

لاہور:

بھارت نے 6 ستمبر 1965ء کو علی الصبح لاہور شہر پر تین اطراف واہگہ، برکی اور قصور سے حملہ کر دیا۔ پاکستان کی بہادر افواج نے نہ صرف بھارتی یلغار کو روکا بلکہ دشمن کو بی آر بی نہر بھی نہ پار کرنے دی۔ اسی محاذ پر میجر عزیز بھٹی شہید نے ایک فوجی کمپنی کے ساتھ کئی روز تک دشمن کی پیش قدمی کو روکے رکھا اور آخر کار شہادت پائی۔ حکومتِ پاکستان نے اس عظیم کارنامے پر انھیں "نشانِ حیدر" عطا کیا۔

قصور:

بھارت نے قصور کی طرف سے لاہور پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستان کے شیروں نے فوری طور پر حملہ پسپا کر دیا۔ اگلے روز پاکستان کی بہادر فوج نے جوابی حملہ کیا اور دشمن کے علاقے کھیم کرن پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں بھارت نے ہیڈ سلیمانکی کی طرف نیا محاذ کھولا لیکن وہاں بھی اسے منہ کی کھانی پڑی۔

سیالکوٹ:

لاہور اور قصور میں ناکامی کے بعد بھارت نے ٹینکوں اور بکتر بند ڈویژن کے ساتھ سیالکوٹ کے علاقے چونڈہ پر حملہ کر دیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ دنیا میں سب سے بڑا زمینی حملہ تھا۔ بھارت کا ارادہ تھا کہ سیالکوٹ سے جی ٹی روڈ پر قبضہ کر کے لاہور کا دوسرے شہروں سے رابطہ کاٹ دیا جائے لیکن پاکستان کی بہادر فوج نے اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ بڑے کارنامے سرانجام دیے کہ دنیا کے دفاعی ماہرین حیران رہ گئے اور چونڈہ کا محاذ بھارتی ٹینکوں کا قبرستان بن گیا۔

راجستھان:

ہر محاذ پر شکست سے بوکھلا کر بھارت نے جنگ کا دائرہ کار راجستھان تک پھیلا دیا اور حیدرآباد پر قبضہ کرنے کی غرض سے پیش قدمی کی مگر یہاں پاکستانی فوج نے حر مجاہدین کے ساتھ مل کر دشمن کے چھکے چھڑا دیے اور اس کو پے در پے شکست دے کر اس کی کئی چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔

فضائی جنگ:

[illegible]

توڑ کر رکھ دی۔ بھارت نے سرگودھا میں پاک فضائیہ کے اڈے کو نشانہ بنانے کے لئے کئی حملے کیے لیکن ہر بار ناکامی سے دوچار ہوا۔ اس جنگ میں لاہور کے مقام پر سکواڈرن لیڈر محمد محمود عالم (ایم۔ایم عالم) نے بھارت کے پانچ لڑاکا طیارے گرا کر نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔

بحری جنگ:

جنگ کے دوران پاکستانی بحریہ بھی پوری طرح چوکس رہی۔ اس نے کاٹھیاواڑ کے ساحل پر واقع دوارکا کے مشہور بھارتی بحری اڈے کو تباہ کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جب بھارت نے پاک بحریہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے یونٹ پر اچانک حملہ کیا تو پاک بحریہ نے بھارت کا ایک جنگی بحری جہاز ڈبو دیا اور باقی بحری جہاز دم دبا کر بھاگ گئے۔

جنگ بندی: اقوام متحدہ کی کوششوں سے یہ جنگ 23 ستمبر، 1965ء کو سحری کے وقت بند ہوئی۔

جنگ کے اثرات:

1۔ پاکستان بین الاقوامی شہرت اختیار کر گیا اور اس کے وقار میں اضافہ ہوا۔
2۔ مسئلہ کشمیر کی اہمیت ایک بار پھر اجاگر ہوئی۔
3۔ پاکستان کو امریکہ اور یورپ والوں کے دوغلے پن سے آگاہی حاصل ہوئی۔
4۔ چین نے اس نازک وقت میں جس طرح پاکستان کا ساتھ دیا اس سے پاکستانیوں کو دوست دشمن میں تمیز ہو گئی۔
5۔ اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا جس سے پاکستانیوں کے سر فخر سے بلند ہو گئے۔

پاکستانی عوام میں اتحاد اور قومی یکجہتی:

1۔ اس جنگ نے حزب مخالف کے لیڈروں کو بھی اپنا طرز عمل بدلنے پر مجبور کر دیا۔ انھوں نے صدر ایوب خاں کو مکمل تعاون کی پیش کش کی۔
2۔ اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں اتحاد اور قومی یکجہتی کی روح بیدار ہوئی۔ ساری قوم نے نظم وضبط اور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے داخلی اختلافات ختم کر دیے اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئی۔
3۔ ایک ادنیٰ ملازم سے افسر تک اور ایک مزدور سے تاجر تک سبھی نے قومی جذبے سے سرشار ہو کر دشمن کے مقابلے کے لئے حکومت سے مکمل تعاون کیا اور دل کھول کر دفاعی چندہ دیا۔
4۔ عوام نے ہسپتالوں میں پہنچ کر اپنے مجاہدین بھائیوں کے لیے خون کا عطیہ دیا اور محاذ پر پہنچ کر فوج کو اپنی خدمات پیش کیں۔
5۔ پاکستانی فنکاروں نے اپنے فن کے ذریعے غازی بھائیوں کے حوصلوں کو بلند رکھا، حتیٰ کہ پوری قوم نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسے شکست دے کر فتح و نصرت کا علم بلند کیا۔

سوال نمبر2۔ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار واضح کیجیے۔

جواب: پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم کا کردار:

(i) قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے 13 ماہ کام کیا اور 11 ستمبر، 1948ء کو وفات پائی۔ اس مدت میں آپ نے اپنی اور بصیرت

(ii) قائد اعظم کی قیادت اور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ کانگریس نے پاکستان کے لئے ہر طرح کی مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جن میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم، مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کے علاوہ انتظامی ریکارڈ کی بروقت نقل و حمل نہ ہونا تھی۔

(iii) قائد اعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالخلافہ بنایا۔

(iv) آپؒ نے سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتداری اور ایمانداری سے کام کرنے کی تلقین کی۔

(v) آپؒ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لئے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

(vi) ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل و حمل شروع ہوئی۔

(vii) انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لئے چودھری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔

(viii) آپؒ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور پاکستان سول سروسز اکیڈمی بنائی۔

(ix) آپؒ نے اکاؤنٹس اور فارن سروسز کا آغاز بھی کیا۔

(x) بحری و بری افواج کو بہتر حالات میں لانے کے لئے ہیڈکوارٹر بنائے گئے۔

(xi) اسلحہ فیکٹری کا قیام بھی آپؒ کے دور میں ہوا۔

(xii) جہاں دوسرے مسائل کی طرف قائد اعظمؒ نے توجہ دی وہاں خارجہ پالیسی میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

(xiii) اقوام متحدہ میں رکنیت کا حاصل ہونا بھی قائد اعظمؒ کی مدبرانہ شخصیت کا مرہون منت تھا۔

(xiv) قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھا۔ قائد اعظمؒ نے اس مسئلے کی طرف خاص توجہ دی۔ آپؒ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔ آپؒ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپؒ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کے بے لوث خدمت کرے۔ آپؒ نے نوجوانوں کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

(xv) قائد اعظمؒ کے جسم میں جب تک جان رہی انھوں نے پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی۔ خرابی صحت کے باوجود بھی اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے تھے۔

(xvi) اگرچہ قائد اعظمؒ کو موذی مرض ٹی۔بی نے بہت کمزور کر دیا تھا اس کے باوجود آپؒ کے حوصلے پست نہ ہوئے تھے۔ مرض کو فرائض کی آڑ نہ آنے دیا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ قائد اعظمؒ نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 5
(Based on Whole Reduced Syllabus)

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ | کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر 1: دیے گئے الفاظ یعنی الف/ب/ج/د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

i۔ اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا۔

(الف) 1861ء (ب) 1863ء (ج) 1865ء (د) 1867ء

ii۔ اسلام کا پہلا رکن ہے:

(الف) توحید و رسالت (ب) نماز (ج) روزہ (د) زکوٰۃ

iii۔ جنگِ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1855ء (ب) 1857ء (ج) 1859ء (د) 1861ء

iv۔ قراردادِ لاہور (23 مارچ 1940ء) میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟

(الف) قائداعظمؒ (ب) شیر بنگال اے۔ کے فضل الحق
(ج) مولانا محمد علی جوہر (د) لیاقت علی خان

v۔ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:

(الف) سرسید احمد خان (ب) چودھری رحمت علی
(ج) سر آغا خان (د) علامہ محمد اقبالؒ

vi۔ قیامِ پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے؟

(الف) اٹھارہویں (ب) انیسویں (ج) بیسویں (د) اکیسویں

vii۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح ہوا:

viii۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے:

(الف) اجتماعی نظام (ب) لائحہ عمل (ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریہ حیات

ix۔ تقسیم ہند کے وقت برصغیر میں کتنی دیسی ریاستیں تھیں؟

(الف) 605 (ب) 615 (ج) 625 (د) 635

x۔ پاکستان اور چین کی سرحد کے ساتھ کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟

(الف) کوہ ہمالیہ (ب) شوالک (ج) کوہ قراقرم (د) کوہ ہندوکش

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے　　　　　کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ عقیدہ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

ii۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

iii۔ اخوت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

iv۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ اس خطبے کے کوئی سے دو نکات بیان کیجیے۔

v۔ جناحؒ-گاندھی مذاکرات 1944ء میں قائداعظمؒ کا جواب تحریر کیجیے۔

vi۔ کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئی؟

vii۔ پاکستان کا محل وقوع بیان کیجیے۔

viii۔ زمینی آلودگی کی پانچ وجوہات بیان کیجیے۔

ix۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔

x۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف کیا تھے؟

xi۔ 1965ء کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کیا کردار تھا؟

حصہ سوئم (کل نمبر16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر3۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

سوال نمبر4۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

سوال نمبر5۔ جون1947ء کے منصوبے اہم نکات بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 5
(Based on Whole Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر10) حل حصہ معروضی

i۔ د	ii۔ الف	iii۔ ب	iv۔ الف	v۔ د
vi۔ ج	vii۔ الف	viii۔ د	ix۔ د	x۔ ج

حصہ دوم (کل نمبر24)

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ عقیدۂ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل وجان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمۂ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

ii۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا: "مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابل

iii۔ اُخوّت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

iv۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کے 1940ء کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ اس خطبے کے کوئی سے دو نکات بیان کیجیے۔

جواب: قائداعظمؒ نے 1940ء میں مسلم لیگ کے لاہور اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اپنے خطبے میں مسلمانوں کی جدوجہد کے لیے سمت کا تعین کر دیا۔ ان کے خطبے کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

1۔ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ رسم ورواج، روایات، تہذیب وثقافت اور سب سے بڑھ کر ان کا مذہب جدا ہے۔ صدیوں سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جداگانہ پہچان رکھتے ہیں۔ اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہوتا ہے تو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔

2۔ مسلمان علیحدہ مملکت کا مطالبہ کر رہے ہیں تو یہ غیر تاریخی نہیں سمجھا جاسکتا۔ برطانیہ سے آئرلینڈ جدا ہوا، سپین اور پرتگال علیحدہ علیحدہ مملکتیں بنیں اور چیکوسلواکیہ کا وجود بھی تقسیم کا نتیجہ بنا۔ برصغیر کا سیاسی مسئلہ قومی یا فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ یہ بین الاقوامی مسئلہ ہے اور اسی تناظر میں اسے حل کرنا ضروری ہے۔

3۔ برطانوی ہند ایک برصغیر ہے ملک نہیں اور نہ ہی یہ ایک قوم کا وطن ہے۔ یہاں کئی قومیں رہ رہی ہیں اور ان کے مفادات علیحدہ علیحدہ ہیں۔

v۔ جناح-گاندھی مذاکرات 1944ء میں قائداعظمؒ کا جواب تحریر کیجیے۔

جواب: قائداعظمؒ نے گاندھی کے اس انداز کو ایک دھوکا اور مکاری قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی سے قبل پاکستان کا مسئلہ انگریزوں کو حل کرنا چاہیے کیونکہ کانگرس اور گاندھی پر کسی صورت بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

vi۔ کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئی؟

جواب: 1945ء میں برطانیہ میں لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی۔ برطانوی وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا۔ اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے، پہلا ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے اور دوسرا مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کو کم کر کے متحدہ ہندوستان ہی میں رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن عام انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس مشن میں تین وزرا شامل تھے۔

1۔ سر سٹیفورڈ کرپس　　2۔ اے۔ وی۔ الیگزینڈر

3۔ سر پیتھک لارنس چونکہ تمام ارکان کا تعلق برطانوی کابینہ سے تھا لہٰذا اسے کابینہ مشن کہا جاتا ہے۔

vii۔ پاکستان کا محلِ وقوع بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کا محلِ وقوع:

پاکستان ½°23 درجے سے °37 درجے عرض بلد شمالی اور °61 درجے سے °77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کی مشرقی سرحد بھارت، شمالی سرحد چین اور مغربی سرحد افغانستان اور ایران سے ملتی ہے۔ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

viii۔ زمینی آلودگی کی پانچ وجوہات بیان کیجیے۔

جواب: زمینی آلودگی کی بڑی بڑی وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ گھریلو اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی کا پھیل جانا۔
2۔ فصلوں پر سپرے اور کھاد کا استعمال۔
3۔ قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب وغیرہ۔
4۔ سیم و تھور۔
5۔ گھریلو اور صنعتی کوڑا کرکٹ کا جمع ہو جانا۔

ix۔ ماحولیاتی آلودگی کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب: ماحولیاتی آلودگی کی اقسام:

ماحولیاتی آلودگی کی چار اقسام درج ذیل ہیں:

1۔ فضائی آلودگی
2۔ آبی آلودگی
3۔ زمینی آلودگی
4۔ شور کی آلودگی

x۔ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے اہداف کیا تھے؟

جواب: دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ پہلے منصوبے 1960-1955ء کی مدت اختتام پر اپنایا گیا۔ اس منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

1۔ قومی آمدنی میں 24 فیصد اضافہ کرنا۔
2۔ فی کس آمدنی میں 10 فیصد اضافہ کرنا۔
3۔ 25 لاکھ افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرنا۔
4۔ زرعی پیداوار میں 14 فیصد اضافہ کرنا۔
5۔ بڑی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں 14 فیصد تک اضافہ کرنا۔
6۔ گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو 25 فیصد تک بڑھانا۔
7۔ برآمدات میں سالانہ 3 فیصد اضافہ کرنا۔

xi۔ 1965ء کی جنگ میں پاکستانی بحریہ کا کیا کردار تھا؟

جواب: جنگ کے دوران پاکستان بحریہ بھی پوری طرح چوکس رہی۔ اس نے کاٹھیاواڑ کے ساحل پر واقع دوارکا کے مشہور بھارتی بحری اڈے کو تباہ کرکے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جب بھارت نے پاک بحریہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کے ایک یونٹ پر اچانک حملہ کیا تو پاک بحریہ نے بھارت کا ایک جنگی بحری جہاز ڈبو دیا اور باقی بھارتی جنگی جہاز دم دبا کر بھاگ گئے۔

حصہ سوم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ $(2 \times 8 = 16)$

سوال نمبر 3۔ ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریہ پاکستان کی اساس ہیں۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 10۔ (گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1) حصہ سوم: سوال نمبر 3

سوال نمبر 4۔ پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر 39۔ (گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3) حصہ سوم: سوال نمبر 3

سوال نمبر 5۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے اہم نکات بیان کیجیے۔

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # ۱

(Based on Whole Reduced Syllabus)

حصہ اوّل

وقت: 15 منٹ — کل نمبر: 10

نوٹ: حصہ اول لازمی ہے۔ اس کے جوابات پرچے پر ہی دیے جائیں گے۔ اس کو پہلے پندرہ منٹ میں مکمل کر کے ناظم مرکز کے حوالے کر دیا جائے۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر ۱: دیے گئے الفاظ یعنی الف / ب / ج / د میں سے نصابی کتاب کی روشنی میں درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔ ہر جزو کا ایک نمبر ہے۔

i۔ قائداعظمؒ نے اپنے مشہور چودہ نکات کب پیش کیے؟

(الف) 1909ء (ب) 1919ء (ج) 1929ء (د) 1939ء

ii۔ 19 اپریل، 1946ء کو دہلی میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے ارکان اسمبلی کا ایک کونشن کس کی صدارت میں منعقد ہوا؟

(الف) لیاقت علی خان (ب) سردار عبدالرب نشتر (ج) علامہ اقبالؒ (د) قائداعظمؒ

iii۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان میثاقِ لکھنؤ کب ہوا؟

(الف) 1916ء (ب) 1926ء (ج) 1936ء (د) 1946ء

iv۔ کوہستان ہندو کش کی بلند ترین چوٹی ہے؟

(الف) ملکہ پربت (ب) ترچ میر (ج) نانگا پربت (د) ایورسٹ

v۔ پاکستان کے جنوبی علاقے میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟

(الف) ہمالیہ (ب) کوہ قراقرم (ج) کوہ کیرتھر (د) کوہ سفید

vi۔ پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(الف) 696095 مربع کلومیٹر (ب) 795095 مربع کلومیٹر

(ج) 796096 مربع کلومیٹر (د) 896096 مربع کلومیٹر

viii- پاکستان کے کتنے فیصد رقبے پر جنگلات ہیں؟

(الف) 0.5 (ب) $\frac{4}{5}$ (ج) 15 (د) 25

ix- بنیادی جمہوریتوں کے ممبران کی کُل تعداد کتنی تھی؟

(الف) 60ہزار (ب) 70ہزار (ج) 80ہزار (د) 90ہزار

x- قراردادِ مقاصد کب منظور ہوئی؟

(الف) 1930ء (ب) 1940ء (ج) 1946ء (د) 1949ء

حصہ دوم (کل نمبر 24)

وقت: 2:15 گھنٹے کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ دوم میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء اور حصہ سوم میں سے کوئی سے دو سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ اضافی شیٹ طلب کرنے پر مہیا کی جائے گی۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ $(8 \times 3=24)$

i- چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟

ii- زکوٰۃ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

iii- سر سید احمد خاں نے دو قومی نظریے کے بارے میں کیا کہا؟

iv- 3جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت کُل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کیجیے۔

v- قائداعظمؒ نے "سفیرِ امن" کا خطاب کیسے پایا؟

vi- گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا تھا؟

vii- انسانی زندگی پر شور کی آلودگی کے اثرات بیان کیجئے۔

viii- پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجئے۔

ix- درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

x- تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے پانچ اہداف کا تذکرہ کیجیے۔

xi- تقسیم کے وقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اثاثوں کی تقسیم کیسے کی گئی؟

حصہ سوئم (کل نمبر 16)

نوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر3۔ دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

سوال نمبر4۔ قرارداد پاکستان کا پس منظر بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر رد عمل بیان کیجیے؟

سوال نمبر5۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجیے۔

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 6
(Based on Whole Reduced Syllabus)

حصہ اوّل (کُل نمبر 10) حل حصہ معروضی

i۔ج	ii۔د	iii۔الف	iv۔ب	v۔ج
vi۔ج	vii۔ب	viii۔ب	ix۔ج	x۔د

حصہ دوم (کل نمبر 24)

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے کوئی سے آٹھ اجزاء کے مختصر جوابات نصابی کتاب کی روشنی میں تحریر کیجیے۔ (8 × 3=24)

i۔ چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟

جواب: چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

ii۔ زکوٰۃ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ:

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

iii۔ سرسید احمد خاں نے دو قومی نظریے کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: دو قومی نظریہ سرسید احمد خان کی نظر میں:

برصغیر میں سرسید احمد خان نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اردو ہندی تنازعے کی بنا پر دو قومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سرسید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔

ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ اُن کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسوم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریے نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو ابھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریکِ آزادی کو جلا بخشی۔ اسی دو قومی نظریے کی بنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔

iv۔ 3جون، 1947ء کے منصوبے کے تحت کُل جماعتی کانفرنس کا انعقاد بیان کیجیے۔

جواب: کُل جماعتی کانفرنس کا انعقاد:

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے لندن سے واپسی پر ایک کُل جماعتی کانفرنس بلائی جس میں قائداعظمؒ، لیاقت علی خاں، سردار عبدالرب نشتر، پنڈت نہرو، سردار پٹیل، اچاریہ کرپلانی اور بلدیو سنگھ نے شرکت کی۔ وائسرائے ہند نے کانفرنس میں تقسیم کے منصوبے کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ بعد ازاں ہر جماعت کے راہنماؤں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں۔ 3جون، 1947ء کو کانفرس کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا اور تمام راہنماؤں نے منصوبے کی منظوری دے دی۔

اگرچہ مسلمانوں سے بدعہدی کی گئی تھی اور کانگرسی لیڈروں کی خوشنودی کے لیے منصوبے میں ناانصافیوں سے کام لیا گیا تھا لیکن قائداعظمؒ نے اس کے باوجود بادلِ ناخواستہ منصوبے کو قبول کر لیا۔ دونوں بڑی جماعتوں کے نمائندوں نے ریڈیو پر تقاریر کیں۔ قائداعظمؒ نے اپنی تقریر پاکستان زندہ باد کے نعرے پر ختم کی۔

v۔ قائداعظمؒ نے "سفیرِ امن" کا خطاب کیسے پایا؟

جواب: 1916ء میں قائداعظمؒ نے میثاق لکھنؤ کے تحت دونوں قوموں (ہندوؤں اور مسلمانوں کو آپس میں متحد کر دیا مسلمانوں کے لیے ہندوؤں سے جداگانہ انتخاب کا حق منوالیا اور "سفیرِ امن" کا خطاب پایا۔

vi۔ گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط میں کیا لکھا تھا؟

جواب: گاندھی نے جولائی 1944ء میں قائداعظم کو خط لکھا۔ "آج میرا دل کہہ رہا ہے آپ کو خط لکھوں۔ آپ جب چاہیں۔ میری اور آپ کی ملاقات ہو سکتی ہے مجھے اسلام یا مسلمانوں کا دشمن نہ سمجھیے۔ میں نہ صرف آپ کا بلکہ پوری دنیا کا دوست اور خادم ہوں۔ مجھے مایوس نہ کیجئے گا۔

vii۔ انسانی زندگی پر شور کی آلودگی کے اثرات بیان کیجئے۔

جواب: شور کی آلودگی کے اثرات:

شور ہمارے سننے، سوچنے اور کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ شور کی آلودگی سے انسانی صحت پر بہت بُرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں مثلاً ہائی بلڈ پریشر، بے چینی، چڑچڑاپن اور سر درد وغیرہ۔

viii۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت:

1۔ پنجاب کا میدانی خطہ بہت زرخیز ہے اور مختلف فصلوں کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہے۔

2۔ میدانی خطوں میں مختلف انواع کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔

3۔ میدانی خطے مختلف صنعتوں کے قیام اور معاشی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

ix۔ درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: درجہ حرارت کے لحاظ سے پاکستان کے علاقے:

وسعت اور مختلف قسم کی سطح کے پیش نظر پاکستان کو درجہ حرارت کے اعتبار سے چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ　　2۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان

3۔ زیریں وادئ سندھ کا ساحلی علاقہ　　4۔ سطح مرتفع بلوچستان

x۔ تیسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے پانچ اہداف کا تذکرہ کیجئے۔

جواب: تیسرے منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف درج ذیل تھے۔

1۔ ملکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا اور قومی پیداوار میں 37 فیصد اضافہ کرنا۔

2۔ فی کس آمدنی میں 20 فیصد اضافہ کرنا۔

3۔ 55 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرنا۔

4۔ زرعی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا اور اس میں 5 فیصد سالانہ اضافہ کرنا۔

5۔ صنعتی ترقی کی شرح 13 فیصد سالانہ تک بڑھانا۔

6۔ بنیادی صنعتوں کے قیام کو ترجیح دینا۔

7۔ برآمدات میں 9.5 فیصد اضافہ کرنا۔ زرمبادلہ میں اضافہ کر کے ادائیگیوں کے توازن میں استحکام پیدا کرنا۔

8۔ بنیادی سہولتوں میں اضافے کی کوشش کرنا اور معاشرتی تحفظ مہیا کرنا۔

xi۔ تقسیم کے وقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اثاثوں کی تقسیم کیسے کی گئی؟

جواب: متحدہ برصغیر کے "ریزرو بینک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی۔ تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا۔ بھارت یہ حصہ دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے 700 ملین روپے دیے۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔

حصہ سوئم (کل نمبر16)

لوٹ: کوئی سے دو سوال حل کیجیے۔ تمام سوالوں کے نمبر برابر ہیں۔ (2 × 8 =16)

سوال نمبر3۔ دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر13۔ (گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1) حصہ سوم: سوالنمبر5

سوال نمبر4۔ قراردادِ پاکستان کا پس منظر، بنیادی نکات اور ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر رد عمل بیان کیجیے؟

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر24۔ (گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2) حصہ سوم: سوالنمبر4

سوال نمبر 5۔ پاکستان کے میدانی خطے کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: دیکھیے صفحہ نمبر41۔ (گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 3) حصہ سوم: سوالنمبر5